

الحق کو اہل تامل کو حسرت کہہ کر

سے تمام تاریخی

۱. فتاویٰ للشیخ الاسلام

- 12 12

[illegible]

الحمد لله رب العالمين

۱۰۰۰

مقام اقدس الرحمن  
مخدوم و مولانا محمد رسول اللہ

# اول

وہود و تقویٰ پر مبنی ہر قوم کی ترقی و ترقی  
الہیہ و انسانی و فانی و غائی پر مبنی ہر قوم  
پر مبنی ہر قوم کی ترقی و ترقی و ترقی و ترقی

مقام اقدس الرحمن  
مخدوم و مولانا محمد رسول اللہ  
۱۰۰۰

مقام اقدس الرحمن  
مخدوم و مولانا محمد رسول اللہ

مقام اقدس الرحمن  
مخدوم و مولانا محمد رسول اللہ

مقام اقدس الرحمن  
مخدوم و مولانا محمد رسول اللہ

مقام اقدس الرحمن  
مخدوم و مولانا محمد رسول اللہ  
۱۰۰۰

عجیب مقولہ اسی گروہ و باب میں داخل ہیں جب سرکار انگریزی نے  
 بیان ہند سے تعرض شروع کیا ان لوگوں نے دہلی کا لقب بدل ڈالا اپنے تئیں دوسرے  
 لقب سے شل محمدی یا عاملان الحکومت یا عجمی قلعہ یا موحّد وغیرہ سے مشہور کیا۔  
 اسی میں ہے کہ ان حدیث سے لاف مہیون کا حال صاف ظاہر ہے کہ نئی نئی باتیں دین  
 اور سنت کا نام نہیکہ تقلیدین کو بھکا۔ تے ہیں اور طریق تقلید کو ان سے چھوڑا تے ہیں  
 حدیث سے کہتے ہیں اور طرہ یہ کہ ائمہ اربعہ کی تقلید کو شرک و بدعت کہتے ہیں وراہین  
 و دھارہری و محمد بن عبد الوہاب نجدی و ابن حزم و قاضی شوکانی و زبیدی و یانی کی خود

پانچویں حصہ  
 فتح البیدین و جامع الشواہد پر بہت علماء کی تصدیقات ثبت ہیں مگر اس جگہ چند عبارت  
 فقہ حنفی کے ائمہ اللہ وہ دلائل بالجو نقل کی جاتی ہیں۔

طہ صاحب فرماتے ہیں لیقول العبد الضعیف لطف اللہ فی طاعتہ ہذا السلف السامی  
 بطاعی و جودتہ محمودی علی تحقیقات انیقہ و تقررات شعیقہ و متلا علی ماہر کات لدفع اوامر التفسیر  
 و شایان الاشیات ماہر ہجلی جزی اللہ مصنفہ خیر الخیر و حصل آمالہ بقرۃ سید الانبیاء علیہ التسلیم و الشنا  
 مولوی محمد علی صاحب ناظم مدو و فرما تے ہیں اس کتاب کو جا بجا دیکھا جواب شافی تو ہر جگہ پایا مگر  
 بعض جگہ تو نہایت ہی عمدہ و تدان شکن جواب دیا ہو میں جھگی نفس جاب کو علاوہ یہ امر بھی لائق تہنیت  
 ہے کہ ایسے عجیب جذبہ فرقت کے مقابلہ میں مصنف علام نے تہذیب و سنات کو نہایت دخل  
 دیا ہو واد اللہ تعالیٰ انہ الخیر العبد البقر الی اللہ الغنی محمد علی۔

مولوی عبدالحی تھانی صاحب رکن خط ممدوہ فرماتے ہیں میں نے اس  
 کتاب فتح البیدین کو دیکھا بہت عمدہ کتاب ہے اور غیب جواب باطلوب ہو اگرچہ مولف ظفر مبین شیوا  
 عجمی قلعہ میں تھے لیکن تب فرعون لہر کتھا جاٹ جو چند روز سے شہریت باسلام ہو گیا اور  
 جنگو سوار از دکن تہا میں کچھ ریاقت نہیں تھیں تو جب جفی ہو ماہر نہ اون کے دلائل سے دوا اور پھر

لہ تجزیہ کتابیہ شدہ ضعیف تلف اللہ میں نے اس بلکہ کتاب ملکہ پر زور دیا کہ اس کا کمال  
 تحقیق اور بوزون تقریروں پر مشتمل اور ایسے مضامین کو تحریر کیا جو کچھ مولف لکھ کر اس میں کے دوسرے دوسرے لوگوں کے  
 مدح و تحسین کے ثبوت کے لیے لکھا تھا کہ ضعیف کہ سب سے بہتر خود اسے لکھا اور اس کی مدح و تحسین لکھ دینا تو اس کا

احادیث میں اپنی عادت قدیادہ کے موافق دعا بارگاہ حلیہ سازی سے بلکہ محض فی سبانی سے  
حضرات چاہنے کو اندھی قابل جواب و لائق خطاب نہ تھا مگر حکیم شعرے چربا سفید کوئی مہلت و خوشی  
زور گروشن کبر و رکشی مصنف معروف اس کتاب میں اس کی خوب ہی خبر لی و مدنیہ  
باب نہ پاتے تو یہ جال لوگ اس بات سے اور گلی کو چوبیس غلبین بجاتے۔

مولوی خلیل الرحمن صاحب کتب خانہ مولوی محمد وہ لکھتے ہیں کہ لکھنؤ میں ایک چیز کے خاطر میرا  
اور آخر میں پردہ تقدیر پدید۔ یہ جواب و جواب لکھا گیا ہے کہ جبکہ جواب نظر نہیں آتا اللہ تعالیٰ  
میرا مصنف کو جزا خیر عطا فرما کرے اور اس نسخہ کو مقبول خاص و عام کرے۔

مولوی محمد صاحب صاحب فرماتے ہیں انا سجا کر از کلام حق خوشید خصوصاً بوقت حاجت  
الکشماء و حکم الکشماء شہادہ و من کیما فائدہ آتم قلبہ۔ امریت ممنوع سیکویدہ سراپا عاصبتی  
بات کہ مضامین مفردہ و مختصر فی البین شمس الصفات و دیدم و میران شعور و تحقیق بخیر دم دعا و عیش  
صبح و برائش قوی جویش سلم عیش مشکور عیش مقبول یا فتم۔

پس ان ندوہ کا غیر متقلدین ہندوستان کو داخل ملکیت شہر انانہ نقطہ اعلیٰ و مردود  
بلکہ تعجب انگیز امر ہے اسنے کتاب مذکور کے صحیحین و مدقین میں غرضہ زرد و وہ ناظر  
ندوہ و دیگر کتب میں ندوہ شامل ہیں۔ اسطرح جناب مولانا مولوی محمد علی احمد صاحب  
محدث سورتی ارشد علامہ نقی لطف اللہ صاحب فرماتے ہیں جامع الشواہد میں نہایت  
وضاحت و ثبات کیا ہے یہ غیر متقلدین خارج آراء سنت ہیں اور ان کو ساتھ مخالفت میں  
محبت کرنا ممنوع بطور نمونہ ایک عبارت اس فتویٰ کی بھی سن لیجو حضرت مولانا شاہ عبدالحق صاحب  
صاحب توفیق میں فرمایا ہو سہل بن عبد اللہ تہری فرمودہ اندر و ضمیمہ الامان را باید کہ با جدیت  
آنکس نگیرد و ہم مجلس و ہم کاسہ و ہم نوالہ بایشان نشود مگر کہ با جدیتان و دوستی پیدا کند و زیان و  
حلاوت آن از وی برگیرد و خطاوی نے حاشیہ در مختار کتاب لکھنا میں فرمایا ہو۔ یہ گروہ  
انجات پانچواں اجماع ہو آجکے دن چاروں مذہب میں اور وہ جنہی شافعی نامی جعفری ہیں جو مختصر  
ایں چار مذہب اس زمانہ میں خراج ہوا وہ بدعتی اور وزعی ہو اور بھی مضمون اور بہت کم

کتاب میں موجود ہیں انہم مضمون۔  
اس فتویٰ کی منجملہ دیگر علما کو بہت اراکین ندوہ مذہبی ضمیمہ و تصدیق فرمائی حیا چہ ناظر ندوہ

۸  
 ہر گزہ میں صاحبزادہ کو ٹھایا بچھلہ اور نعمت کے ایک شراب خواری ہو کہ جسے فرزندار ہی نہیں  
 کر دیا بلکہ یہ کاری ملازمت کو بھی قابل نہیں رکھا بلکہ زندگی سے بھی دیوس کر دیا انہم لخصاً۔  
 اب اراکین مدعوہ بالخصوص مولوی شبلی صاحب وغیرہ جو مدعوہ میں منبر اول کے محقق مشہور  
 ہیں صاف صاف ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ صاحبوں کے نزدیک مولوی محمد تقی صاحب کا یہ بیان  
 حق ہو یا باطل اور مولوی عبد الحق صاحب اپنی حقانیت سے فرما دیں کہ آپ جو ہندوستان میں تین قسم کے  
 مسلمان ٹھہر کر علی الاطلاق غیر مقلہ بن کو نہ فقط مسلمانوں میں بلکہ اہلسنت میں شمار کر دیا یہ قول لائق  
 اہکاف حق ہو یا قول ساقی یا انکو بدولت شریعت باطلہ مدعوہ کے منصب نفع احکام بھی حاصل ہو گیا  
 غرض بات میں مذکور۔

## سوال دوم

روندا جلد اول مدعوہ واقعہ کا پورے میں صفحہ ۶۲ پر ہے کہ ہندوستان میں تین قسم کے مسلمان ہیں شیعہ  
 سنی پھر سنیوین مقلد غیر مقلد افسوس سب کا قرآن ایک کعبہ ایک بنی ایک دوا مو جو مرشد کامل  
 سر قطعی الثبوت ہیں عقائد سے لیکر عملیات تک اور سب میں سب کا اتفاق محبت ال دوحاب سب کا  
 شیوہ پھر صاحبو چھٹکار اور تو تو میں میں کمی و زیادہ باتو کو پہاڑ بنا کر کہا نکتہ نوبت ہو چکا ہے کسی  
 نے قصداً یہ قول حق و صمیم ہو یا مردود و فحش۔

الجواب

جہاں شیعہ کی کتب مہول مذہب بالخصوص اصح الکتاب کافی سے (جس پر عقائد رکھنا وہ اپنا ایمان سمجھتے  
 اور ان کے عقیدے میں ان کے ایک معصوم خدا کی نسبت بشارت دی ہو جو اکاف شیعہ عقائد  
 حیات صحابہ کرام پر بہت تخریب قرآن شریف کی لگا کر قرآن مجید کو جو تمام اہل اسلام کو یاد  
 ہے جس شخص نے عقائد انہما اہمیت گرام حضرت نبی علیہ السلام افضل عقائد رکھنا انبیاء کرام علیہم السلام بہت بشارت  
 اعلیٰ شیعہ کے لگا کر ایمان و عزت ثابت ہو جس شخص نے ان کے عقائد کو تخریب و غیرہ دیکھا ہو اور پھر یہ حال غریبی غلام  
 بدست کہ مذہب میں قرآن مجید قطعاً کامل ہے ایک حرف بھی گئی نہ آئی بعد رسوخ اصلی اللہ علیہ السلام کو اذیت  
 ملے نہیں بلکہ ہر نبی قطعاً اہمیت گرام ہے افضل ہے حضرت نبی پر فقہیم ناجائز پس قطعیات میں شیعہ دینی  
 اتفاق کا دعویٰ کرنا کمال سنگار و لطافت پر سید حق صاحب دو نون لکھا شیوہ بنا محض کذب ہے ہر طرف

جانتا ہے حضرت صدیق اکبر و حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کا قطعی جنتی ہونا اور ان کے ساتھ محبت رکھنا اور ان کے دشمنوں کو لڑنا جانتا اور ان کے دشمنوں سے بغض رکھنا ضروریات دہیبا بہشت ہے اور علی کے ساتھ محبت رکھنا اور ان کے دشمنوں کو لڑنا جانتا اور ان کے دشمنوں سے بغض رکھنا جہاد شیعہ کا شعار نہ تھا ہر خود سر لوی و مقامی صاحبِ عقائد اگر اسلام میں سے شیعہ کو کیا ہوا ہے کہ جو بے یقون کے اعتماد پر حضرت کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبان قرآن میں مذکور ہیں اور ان کی نبوت نقشبانی ہو چکا ہے کھڑے ہیں اور طرح طرح کے عجیب و غریب ثابت کرتے ہیں اور انہیں طعن و تعجب کرنا چاہتا ہے ایمان بنا رکھا ہے اور طاعت میں سے بہت کو پورا کھینچ کر دیکھا گیا ہے سب لگاتے ہیں وہ حضرت کی روح پر فوج جنت میں جب یہ لوگ حضرت کی تعظیم کرتے ہیں اور خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا کھتے ہوں گے کیا عرش ہوتی ہوگی چیف صدر شیعہ ہوں ان مسلمانوں پر کہ جو ایسے لوگوں کی محبت رکھتے ہیں اور ان کے ساتھ تقریر داری میں شریک ہوتے ہیں اور ان سے شادی بیاہ کرتے ہیں کچھ شک نہیں کہ ایسے لوگوں سے بھی جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہونگے اور ان کو عرض کوثر سے درنا کیونگے اکثر ایسے لوگوں کی تباہی میرے جہاد میں ہے ہونگے ہیں الخ پس جب بہت اصول و اعتقاد یہ غدر و بغض ہیں شیعہ سنی کا اختلاف نہ ثابت ہو اور اسی بنا پر علماء دین متقدمین و متاخرین نے ان کے بد و قدح کو اہم نہات ہیں بھکر کتب مشہورہ اندر غرضتاً عشرہ و ہشتی الکلام وغیرہ تصنیف فرمائیں اور حضرت شیخ چہرہ و دیو نے حکم قطعی بغیر شیعہ تبراہ و غیر حکایتین فرمایا جیسا کہ حضرت شیخ عبد صاحب سالہ رد و اقصا میں فرماتے ہیں پس ظاہر شد کہ بغیر شیعہ مطابق احادیث صحاح و موافق واقعہ سلف است و انکار بغض بہشت عدم بغیر شیعہ نقل کردہ اندر بقدر صحت بدلائل آن پر عدم بغیر سنی پر توجہ و اہل سنت لیخانی الاحادیث و مذہب جمہر العلماء الخ یا پھر سنی ہو کر اوسکو چھوڑا اور نو نو میں ہیں کتنا کمال گرا ہی و چلی ہی اور اہل سنت تو منکر افضلیت شیخین کو بھی گوارا نہ کرنے میں جہاد و مال و خلیف قرآن وغیرہ کو مکتوبات محمد و صحابین ہو سیکے حضرت امیر اہل سنت از حضرت صدیق گویہ مذکور کمال سنت برآید الخ اور نیز مکتوبات میں اور انا حوا آلت کہ منکر افضلیت حکم کفر کنیم و قتال و قتال و انیم از این منکر دین نیز پیر مبد دولت است کہ بواسطہ احتیاط



در عین اذوق و کرم اندیشم اورا ایسا ہی محتانی صاحب کو عقائد الاسلام میں منکر لقمیس کو مخالف جہلم

سوال سوم

اہل تہرہ کا نقل ہو چکا کہ توحید پر قرار ہو کسی باشند کچھ عقیدہ کیوں نہ رکھو وہ مسلمان ہی جو شخض  
 اللہ و رسول کو ماننا چھوڑ دے مذہبی کام چھوڑ دے کرتا ہو وہین اللہ و رسول کی خوشنودی سمجھتا ہو وہ یقیناً مسلمان  
 ہو چنانچہ رد واد جلسہ دستار بندی و تقریر مولوی شبلی صاحب غلام ارکان تہرہ پر تفسیر علیحدہ کا بج  
 نچر بیان و دیگر اراکین تہرہ کے بیانات مکتوبہ سے غرضی ثابت ہو اور اسی بنا پر اراکین تہرہ  
 کسی کلمہ کوئی تکفیر لکھا تفصیل لکھا تفسیق کو بھی ضلالت و گمراہی و اندھیر کہتے ہیں جیسا کہ مولوی امیر اعظم  
 صاحب آرومی کے متعدد بیانات سے ثابت ہو مولوی شبلی سیدہ العثمان بن کھنجر  
 رحمہ فرقت یہاں تک فوجت ہو چکی کہ ہر فریق نے دوسرے فریق کی ضلالت و گمراہی ثابت کر لیا  
 دیے موضوع روایتوں سے اعانت الی الاذہن قسم کی حدیثیں ایجاد ہونے لگیں کہ میری امت میں  
 تہنہ فرقت پیدا ہو گئے ہیں ایک صرف جنتی ہو گا باقی دوزخی۔ اس پر بھی تسکین نہونی تو ہر فرقت  
 کے لئے جدا جدا روایتیں لکھیں مثلاً اللہ تعالیٰ بحسبہ الامۃ النہم لخصاً۔ دوسرے مقام  
 کھجا امام ابو حنیفہ کی کلمہ شناسی کی بڑی دلیل یہ ہو کہ وہ انہوں نے اسلام کے دائرہ کو جو مطالب  
 لا الہ الا اللہ و لا نعبد الا اللہ کی وسعت رکھتا تھا اصلی وسعت پر قائم رکھا الخ ایک جگہ کھجا امام صاحب  
 اس قسم کی حدیثوں کا کہ تہنہ فرقوں میں سے ایک فرقہ جنتی ہو اور باقی دوزخی اعتبار مشہور  
 کہتے تھے الخ پس یہ عقائد و عادی باعث ہدایت و نجات حق و صحیح ہیں یا منجر بآحاد و ضلالت  
 و باطل و مرد و مہن۔

ایمان و سلام عبارت از اعتقاد و جمله ضروریات دین - پس تحقیق کتب ارضه وری کا بھی ضروریات دین سے منکر ہے وہ کاغذ ہے اگر کل کو حید کا پر ہے اور شمار کیے کیطرت ادا کرے کتب معتزہ و معتزین جتنیہ مانند شرح فقہ الکبر ملا علی قاری و غیرہ اور کتب معتزہ و معتزین جتنیہ شافعیہ مانند زواجر و قواعد طبع - ملا ابن حجر مکی و غیرہ اور کتب معتزہ و معتزین مالکیہ اند شافعی فاضل عباس و غیرہ اور کتب معتزہ و معتزین حنبلیہ مانند غنیۃ الطالبین

وغیرہ سے بخوبی ظاہر ہو کہ فرق درمیان اسلام یعنی مکمل گویان سے جو فرقہ اور جو شخص مسکر  
 ضروریات دین کا جو وہ قطعاً بالاجماع بلا اختلاف و نزاع کا فرہ اور اسی بنا پر حضرت صدیق  
 اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منکرین فریفت زکاۃ کو مرد قرار دیا تھا جیسا کہ متواتر ثابت ہے  
 شاہ عجمی صاحب تحفۃ الثمینیہ میں فرماتے ہیں بالغین زکاۃ راکہ در عہد  
 خلیفہ اول نزد نایب نہ بجهت آنست کہ آنها منکر و جب زکاۃ بودند و ہر کہ منکر ضروریات  
 دین بود اصل دین را بخار کردہ باشد الخ۔ ان جو فرقے باوجود اعتقاد جمیع ضروریات دین کے  
 و غیر انہ قطعاً اہل سنت کہ منکر و مخالف ہیں اور کما گراہ ہونا تو متفق علیہ ہے مگر تکفیر میں اختلاف ہے  
 اہل کفرین و غیر کفرین، ان اہل سنت سے ہیں اب رہا یہ دھوکا کہ اہل قبلہ کی کفر جائز نہیں اسکا جواب  
 کہ علماء تحقیق یہ یقین سے اس شبہ کے جوابات کھدے ہیں از انجملہ شاہ عجمی لکھنویہ رضا  
 ارفقاوی بھی لکھتے ہیں کہ میرا ان الاموال بال قبلہ ہندہ القاعدہ ہم الذین منکرین ضروریات  
 الدین لاسیما وجہ مولیٰ القبلیۃ فی الصلوۃ قال اللہ تعالیٰ لیس الہ ان تولوا و جو کم قبل المشرق والغرب  
 والکرمین آمن ایشہ اندوم الآخر الخ من انکر ضروریات الدین لم یحق من اہل القبلیۃ و باجملہ قولہم  
 لا یفر صہ اس اہل القبلیۃ کلام محل باقی علی عمومہ لکن التفصیل طویل والشان فی سترۃ من ہوں  
 اہل القبلیۃ بل بسبب منہم نعم بعض الفقہار قد بالغوا فی تکفیر من تکفیر بعض المسائل لاجتہاد یا شہورۃ عند  
 قوم دون قوم حرمت بسبب الحضور و نحو ذلک و ہونہ صیب کریک جدا و اما من فرق بین الاسول  
 و الفرض تکفیر فی احدہما دون الآخر فی فان را و نفس الاعمال فہم و در حیا و ان را و اعتقاد و جو بہا  
 و سنتہا فلا۔ اولاً شہید فی ان من انکر وجوب زکاۃ او وجوب الصلوۃ الحسن و کون لا اذا  
 سوانہ کفر کما یدل علیہ قتال بالغی الزکاۃ فی صدر الاسلام نعم فی بعضہا یكون کفرًا علیہا  
 الکلیۃ و ایل غیرہ سمع فی امثال ہذا الامور کجلیۃ کمال یضغ تاویل بالغی زکاۃ متمسکین بقولہم ان  
 ان صلوۃ انک منکم الخ۔

۱۵ صحیحہ را اہل قبلہ سے اس قاعدہ میں وہی لوگ ہیں جو ضروریات دین کا انکار نہیں کرتے نہ  
 وہ شخص جنہا میں اپنا منکر کہہ کر کہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ سبکی نہیں کہ اپنا منکر پورب اور سچا کہہ کر وہاں



اور دوسرے من قال لا الہ الا اللہ ذل الخبیثہ کا بموجب تحقیق محققین کے بموجب توفیق و تطبیق دیگر آیات  
قرآنہ و احادیث متواترہ کے بیشک مخصوص و محدود وقت تک جو ساتھ شرط اعتقاد و تحاینت جانی و  
دین کے اور عدم انکار کسی ضروری دینی کے ورنہ اگر اس کو ان صاحبوں کے سائبہ اصلی  
و سبب یعنی عموم ظاہری مفہوم پر قائم رکھا جائے تو موحیدین منکرین فضیلت زکاۃ و صلاۃ  
بلکہ منکرین تمام رسالت بلکہ منکرین نفس رسالت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی قطعی جنتی  
ہو جائیں گے معاذ اللہ من ذلک۔ بالجلہ یہ عقیدہ جو مولوی شبلی و دیگر اراکین مذہب کی  
تالیفات و نظام ہر نوعت و نسا و ضلال و انحادہ و اور حضرت امام صاحب پر جو بہت لگائی  
جاتی ہو کہ امام صاحب من قال لا الہ الا اللہ کو اصلی وصحت پر قائم رکھتے ہیں اور ذوق باطلہ کو  
گمراہ و دزدنی ہو چکی روایات کو موضوع و بڑا اعتبار رکھتے ہیں یہ سب امام صاحب پر اقترا ہو

یعنی تو وہ جو جو یقین لائے اصدا و پیکھار دین پر تو جو ضروریات دین کا انکار کرے وہ اہل قبلتین نہ رہا۔ خلاصہ یہ کہ  
علماء کا ارشاد کہ ہم اہل قبلہ سے کہ نہ کافر نہیں کہتے ایک جہالت ہو اپنے عموم پر باقی مگر جس حال کی تفصیل درآوے  
اور ہماری بات یہی صحیح ہے کہ کون اہل قبلہ ہے سب اور کون نہیں بلکہ جسے غیر ہون نے ایسے بعض اجتہادی  
مسئلوں کے منکر کو کافر کہنے میں ہلکا کیا ہے جو کچھ لوگوں کے نزدیک مشہور ہیں کچھ کے نزدیک نہیں جیسے  
کسم کار نکال پڑا پتھر کی حرمت وغیرہ۔ یہ مذہب ضرور پھر ہے اور جسے عقائد و اعمال میں فرق کہہ کے مخالفت عقائد پر  
تکفیر کی نہ مخالفت اعمال پر اگر اس نے خود عمل مراد لیا تو تنبیہ اور مقبول ہے اور اگر اعمال کے واجب و سنت  
ہونے کا اعتقاد مراد لیا تو صحیح نہیں کیونکہ جو شخص زکاۃ یا نماز چھوگانہ کی فضیلت یا اذان کی سنت ہونے کا انکار  
کے وہ بلاشبہ کافر ہے جیسا کہ ابتدائی زمانہ اسلام میں زکاۃ مذہبے والوں سے قتال قتلانا و سپردا کی  
دان مجھل سال کے انکار میں کفر تادیبی ہوتا ہے کہ نہ کہ کچھ تاویل کر کے انکار کرتا ہے مگر یہی کھلی باتوں سے  
تاویلی نہ سنی جائیگی وہ تاویل کرتا ہو اسے کافر کہا جائیگا جیسے زکاۃ مذہبے والوں کی تاویل صحابہ کرام نے  
تہ سنی کردہ اس آیت سے استدلال کرتے تھے کہ تیرا درود بھیجاؤ ان کے لیے چین ہو یعنی جب وہ دنیا سے تشریف لے گئے  
جنہیں ہم زکاۃ دیتے اور وہ ہمارے حق میں دعا فرماتے تو ان کا دعا فرما ہمارے لیے چین لانا تو اب ہم  
زکاۃ اور دن کے زمانہ میں دینا ضرور نہ رہا

اور جامعہ تحقیق کے نزدیک روایات افراتق امت کی اور انہیں سے ایک فرقہ کے حق و نجات و ہدایت پر ہونے کی اور باقی فرق کے گمراہ اور دوزخی و باطل ہونے کے کثرت طرق درجہ صحت کو پہنچانی ہیں اور اگر کسی کو شاذ و نادر باعتبار بعض سائید کے کلام مواہو تو تحقیق نے اس کو دفع کر دیا ہے اور ان روایات کو مراد کی بھی تین فرامی ہے شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اس کو فساد و یمن کے متعلق بہت بجا اثبات کی ہیں ازاں جملہ یہ کہ چارم درجہ درجہ حدیث و روایات صحیحہ میں عبادت وارد شدہ افراتق العیود علی احدی و سبعین فرقہ و فرقت انصاری علی اثنتین و سبعین فرقہ و ظاہرست کہ در خیابان افراتق بحیث عقائدست پس فشار و خلل ارجان عقائد کہ در انہا افراتق باشند شدہ انہم ملخصاً و تفصیل اسکی عقائد الاسلام صلی اللہ علیہ وسلم صاحب حقانی میں بھی موجود ہے چنانچہ ایک مقام پر کہتے ہیں اسلام کے گمراہ فرقوں کو کہ وہ خارجہ و ضعیفہ قدر چھ غیر اہلین جنیک اون سے کسی قطعی الثبوت چیز کا انکار نہ ثابت ہو گا ہم اون کو کافر نہ کہنے کے سبب خلاف کرنے جہود مسلمین کے یا انکار احادیث مشورہ کے یا مضمون ہر حق کی کلام کرنے کے یا سب و شتم کرنے اکابر دین کے گمراہ کہتے ہیں اور اگر انہیں کوئی فرقہ امر قطعی اللہ کا انکار سے یا دین شاک کرے یا تو باطل کافر ہو جائے گا اور امت محمدیہ سے خارج ہو گا سوہ اور کفار کے مانند ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ الخ۔

## سوال چہارم

اہل ندوہ کا قول ہے کہ ہر شخص اپنی سمجھ پر کلمہ ہو بھی کام ہو بھی وہ کتا ہو یا دین اللہ دروہ کی خوشنودی سمجھتا ہو تو دوسرے کا او سے ناخوش سمجھنا ضرر نہیں ہو چکا یا ہو پس مسلمانوں میں مذہب ایک نہیں ہو ہوں جو اللہ و رسول سے جہانگت نہ یا وہ محبت اور نہ یا وہ تقویٰ رکھتا ہو اللہ کے نزدیک نہ یا وہ رہتا ہو کوئی مذہب والا مسلمان ہو جیسا کہ رسالہ الاتفاق میں مذکور مصرح ہے یہ قول واجب الاتباع ہو یا مردود و باطل ہو

الجواب  
حب نصر حیات احادیث ائمہ دین فق فی العیود فق فی العل سے بدرجہا زیادہ موجب تار منی خدا و رسول ہو تہم اگر کذب نہ یا وہ غیرہ سے محترم و محترم ہو تب بھی اس کو ہرگز متقی نہ کہیں سکتے

نفرش خورده اند پاره و تخریب خلق و استمالت قلوب وارضای کفر و انحراف کثرت  
 که در امور دینی ملامت چرخ کردن گرفتند و برخی در راه مقصد و حجت دین آفت  
 دور رفتند که درشت گوئی و بد خلقی را عین عبادت فهمیده اند و معرفت جاده مستقیم منزلت  
 برضیق میان مدارات و ملامت است مدارات در گذشت از حقوق خودست مثل  
 تعظیم و اکرام واحسان بدست و زبان و عیب پوشی و خیرخواهی و ملامت مسالمت در ایضا  
 حقوق دین است از امر بالمعروف و نهی عن المنکر و اقامت حدود و بیان حق و برهان  
 موافقت با منکران گویند بر باشد در هدایت عامه کلیه فعل خواند از و در احسن  
 غیر ممنون تسبیح میکنند چنانکه در حدیث شریف وارد است که اذالعت الفاجر فالق بوجوه  
 و در حق اتق التزیل فکورت که هیل بن جبرئیل شتری میفرمودند که من سمع ابا ذر  
 اخضر تصیده فانه لا یأس الی المبتدع و لا یالی الی الاثر و لا یأثر به و یطهر له نفس العداوة  
 و من رآه من سلیع سلیع تصاحی حلاوة الایمان و من تعجب الی مبتدع نزع نور الایمان و من تعجب  
 یعنی مرد و صبیح الایمان را باید که باید تعجب الی من بگیرد و هم مجلس و هم کاسه و هم ناله نشود و هر که با بدعتیان  
 دوستی پیدا کند نور ایمان و حلاوت آن از وی برگیرد

سوال  
 ارباب ندوه کا قول کے حنفی کے نزدیک کی کے قول پر اور باقی کے نزدیک  
 حنفی شافعی چمک کھنر لازم ہوتا ہے جیسا کہ رسالہ اتفاق وغیرہ میں ہے  
 اور نیز ارباب ندوه کا قول ہے کہ حنفیہ شافعیہ مالکیہ حنبلیہ میں لحاظ عمل و اعتقاد کے اعتبار سے  
 ہر گاہ کہ خیال کیا جاوے کہ حلال کو حرام اعتقاد کرنا اور حرام کو حلال جاننا والا تبار کے اعتبار سے  
 روئے کیا ہو تو ایسا سخت حکم بخلائی کا ان چاروں گروہوں میں شرکت اسلامی بھی نہیں ہے جیسا  
 رویداد و حلیہ دوم صفحہ ۵۱ میں ہے پس یہ قول صحیح ہو یا باطل وغیرہ۔

حکومت خفیہ و شافعیہ مالکیہ حنبلیہ گروہ عقائد میں مخالف نہیں ہیں البتہ احکام و عہدہ میں اولیٰ کے

سوال نمبر ۱۱۰۰ چمن باغیچہ در غوری بارہوی جنت در غور ۱۱

بہم اختلاف رحمت ضرورت ثابت ہو کہ اول احکام میں خود صحابہ کرام مختلف تھے اس اختلاف کی بنا پر  
حکم لازم نہیں کا بھی صحیح نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ شرکت اسلامی بھی نہ رہے شاہ عبدالعزیز  
صاحب تحفہ شاعری میں فرماتے ہیں اختلاف اہل سنت ہمہ در فروع فقہیت نہ در اصول عقائد و  
اختلاف فروعی بنا بر اجتناب دلیل بطلان نہ سبب نیتواند شد شاہ صاحب موصوف کے  
تقریر میں جو در قرآن اول کہ مشہود بانہیست در دین سبب امر مستحب بود عقائد و اعمال شریعہ  
و تشرکیمہ باطن اما عقائد پس در آن اصلا مخالفت گنجایش ندارد کہ نہ سلف فیما بینہم در آن  
مخالفت داشتہ و نہ خلف را در آن مخالفت سلف کیسہ جو جائزہ افروغ اعمالیہ پس در آن  
اختلاف کثیر گنجایش دارد بلکہ اختلاف کہ موجب رحمت است چہین است الخ۔ اور تحریر میں  
و تجلیل حرام جو سبب نہ کہ فرماؤں سے شرکت اسلامی بھی نہیں رہتی ہر وہ شخص جو اس  
پر جام کے لیے جسکی رحمت و رحمت ضروریات دین میں داخل نہ تھی الا یہ کہ اجماع قطعی سے ثابت  
پس اختلاف اہل سنت کہ وہ اختلاف ہے اس سے کیا علاقہ یا جملہ یا اقوال اہل مذہب کے مرجع ہیں  
و لطالت ہیں نہ کتبہ عبدالرزاق عفا اللہ عنہ (کی حیدر آبادی منظر پر)

## مواہب



(مدظلہ العالی مدظلہ العالی)  
اسلامیہ مسجد جامع بنی

(نبی)

(۱) حامد و مصلیا۔ سائل نے جو سوالات

ستہ میں بحوالہ روئے اندوہ اور صالحہ التفات

و غیرہ نقل کیا ہے سب صحیح اور مطابق

تقریر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر

علامہ محیب نے جو جوابات ان سوالات کو

بسط و تفصیل کیے ہیں سب صحیح اور موافق

اہل سنت ہیں فقہ حرام و الفقیہ محمد عبید اللہ

خادم الطلبہ بحاج بہی عفو عنہ

(۲) قد صحیح جواب عن مذہب الاثنی عشر

عبد اللہ بن محمد انصاری از حضرات عالیہ

سرکار نور بابغداد و مسالک دار و حال بنی

(۳) سائل نے جو عبارتیں روئے اندوہ

سے نقل کی ہیں یہ سب مضمون اصل کے

مطابق ہیں اور محیب نے جو بطور استدلال

جن کتابوں سے روایتیں کیں ہیں وہ

کتابین عند اہل السنۃ والجماعۃ مستحبہا اور  
 روایات صحیحہ کتب مذکورہ شریعہ کے موافق ہیں  
 کہتے خادم الطالب القاضی اسماعیل  
 المہری عفا اللہ عنہ  
 (۱۶۷) الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی  
 بعدہ اما بعد لا یخفی ان فی مقدمۃ السائل من الرسائل النذیرۃ  
 وجہ فیہا مسطورا یعنی ولا شک نہ ضلالہ میں  
 وضاہ غلطی میں الدین المحبت مصیب بالیقین  
 خیر الخیر الحمد للہ وایۃ رسولہ وسلمین  
 بجاہ سید الانبیاء والمرسلین فیما نسخ فی القاضی  
 من قواعد اہل السنۃ والجماعۃ رحمۃ اللہ علیہم جمیع  
 دامت وسلم علیہم تم کہتے خادم الشرع الشریف  
 قاضی شریف محمد صالح ابن الحرم قاضی شریف  
 عبد اللطیف لوندی عفا عنہما۔  
 قاضی  
 خادم الشرع الشریف  
 محمد صالح ابن شمس العلماء قاضی  
 عبد اللطیف قاضی بکر شہر  
 ۱۱۹۹

بن قاضی  
 قاضی محمد اسماعیل

۹۰ شیخ محمد  
 خادم الشرع

محمد اسماعیل  
 الشریع قاضی اسماعیل

محمد صالح ابن شمس العلماء قاضی  
 عبد اللطیف قاضی بکر شہر  
 ۱۱۹۹

(۱۵) سائل نے جو عبارات روئے او سندہ و قویہ  
 نقل کئے ہیں وہ دیکھے واقعی خلاف ہنرمندان  
 اور عجیب فی جواب دیا ہے وہ مطابق شرع  
 شریف و مذہب اہلسنت میں جسزادہ العذیر الخیر  
 کہتے خادم الشرع قاضی  
 شیخ محمد لکھی عفا عنہ  
 (قاضی دوم محمد بنی ...)  
 الفہم جواب مطابق سوال ہے اور عبارات روئے او  
 اصل مضمون سوال کے موافق اور مخالف ہے  
 اہلسنت و جماعت اور عجیب مصیب کہتے  
 خادم الشرع القاضی اسماعیل الجہانی الشافعی  
 عفا اللہ تعالیٰ عنہ  
 وعن  
 والہدیہ  
 وعن ستادیہ  
 وعن جمیع المومنین  
 آمین یا رب العالمین  
 (۱۵) بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ والصلوٰۃ  
 والسلام علی من لا نبی بعدہ۔ اما بعد لا یخفی ان

سے ترجمہ ایک اسکواہر اور انیر و دو و سلام شمس بعد کوئی بنی نہیں زبان بعد پوشیدہ نہ کہ سائل نے جو  
 مذکورہ کے رسالہ میں نقل کیا ہیں چشم خود دیکھ لیا پلا اہل شک نہیں کہ وہ کھلی گراہی احمد بن میں بڑا فساد  
 اور عجیب قیامت پر اللہ تعالیٰ اور نہیں بہتر خودی اور ہمیں دروغین اور سب مسلمانوں کو گراہ کر خوالوں کو فریب پر بچاؤ  
 سب انبیاء و رسولین کے سرور محمد اللہ علیہ وسلم کا ہے جو ہنرمندان و مجاہدین بری فکر قاضی میں آیا خدا کی رحمت اور

انفائسائل فی السرائل سجدتو سطورانی الرسائل المذوقه باوضح الدلالات ولاشک ان غفلان سبب فساد  
فی الدین و اما اجابہ المحیب للیبب فهو الی الصواب ورمی بالمحبب مشاب و مصیب جزئی اللہ لہ فی الخیر  
وہم غنا کما یحبب دیرضی کعبہ و ختم حیلہ المتک بحیل اللہ التین القوی علام محمد امین اللہ ابن السید علما الیک  
ایمنی المودوی الرفاعی عفا اللہ عنہا بلطفہ آمین



(۸) غمزدہ و فسلی - فی الواقع رسائل مذہب میں  
مقامات کثیرہ پر مخالفہ ہمارے محققین البتہ کہ  
بیانات حرکتہ واقع ہیں جنہیں گنجائش تاویل صحیح  
کی نہیں ہے انکار اسکا مستلزم ہے پس  
اصلاح اسکی موافق جوابات حضرت شعیب  
لبیب مصیب کہ نہایت ضروری ہے کہ وہ جوابات  
حق و صحیح ہیں اور رزق و عیان اسلام میں  
صرف فرقہ امت و جماعت اہل حق میں جو بغیر  
حنفی شافعی مالکی حنبلی میں منحصر ہیں اور جو  
مواضع و دلائل و غیرہ وغیرہم کہ خارج از

ترجمہ ایک اللہ کو سب غیبیان اور غامض الاخبار پر درود و سلام انسان واضح ہے تا سب جو کچھ  
سوالین نقل کیا میں نے واضح طور پر نہ وہ کی تا یونین بھاپا یا اور بلاشبہ یہ میری طرف سے  
فساد و جہاد نہیں پر دیکھا جواب میں ابیدہ مصیب نقلی ثواب اللہ انہیں بہر جزا و عداد میں بنی پسند اور رضی کی ہوگی



نقل کئے ہیں وہ بیشک اول کتابوں میں موجود ہیں اور عجیب مصیب (جو اول عقائد فاسدہ کی تردید کی ہے وہ حق مطابق اہل سنت و جماعت ہے۔ حرر ۵ احقر العباد حسن بن نور محمد عفی عنہ۔

مولوی سید  
نور محمد عفی عنہ

حسن بن نور محمد عفی عنہ

۱۲ فقیر فقیر نے عقائد فاسدہ ارباب مذہب کے لئے سالنے سوال کیا ہے مذہب کی کتب میں دیکھئے کہ مشبہ یہ عقائد مذکورہ مخالف اہل سنت و جماعت ہیں اور عجیب مصیب (جو تحقیق ان کے رد میں فرمائی ہے وہ عین جواب ہے تو کچھ شبہ الہامی الفقیہ محمد عبداللہ بن سنی الحق القادری الہاروی عفا اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۱۳) قد صرح بحجاب و اللہ اعلم بالصواب کہتہ محمد طاهر عفی عنہ و عبد اللہ بن سنی الحق القادری

(چند راہ و گن) (۱۴) سالنے جو تحریر فرمایا اسی کے مطابق

اکثر رسالوں میں مذہب کے دیکھنے میں آیا اگرچہ فتاویٰ القدود و تذکرہ القدود و غیرہ اصلاح مذہب کے لئے کافی تھے لیکن بالزام ام ہے۔

کہ انہیں کی تحریر سے عجیب و غریب کو اجاگر شافیہ دیتے۔ تا پھر چون دچرا کا سو قلم باقی رہے اور تسلیم کے سوا کچھ نہیں پڑے خیر اللہ عنہ

خیر محمد و جمل کہ موثر اصلاح مذہب العلماء و ائما

از صاحب اربعہ ہیں وہ اہل ضلال ہیں پھر ان میں سے جو منکر و زریات دین میں وہ کافر و مرتد ہیں اور جو دیگر عقاید میں مخالف ہیں وہ مبتدع ہیں خدشا و نکلا شد ہے اور احقر از اول سے



لازم و ملکہ یہ فقط حرر ۵ محمد اسحاق (اراعہ غیبتی)

(۹) عجیب مصیب (مذہب کے بارے میں جو کہ جواب تحریر فرمایا ہے مطابق مذہب اہل سنت و جماعت ہے جو عین اتباع حضرت خیر الانام علیہ افضل الصلوٰۃ و السلام ہی عقیدہ حقہ میں ہے۔ اختلاف مذہب کہ نظر انصاف سے دیکھا جائے تو سراسر ادھر جس خلاف اہل سنت و جماعت ہے۔ کتب احقر الکونین عین اللہ عام حسین عفی عنہ۔

اراعہ غلط و دروغ بنی مترن جو بزدل گدے

(۱۰) عجیب مصیب (جو پھر رد مذہب و غیرہ کا حوالہ دیا ہے بعد ملائے کے حسب واضح دلائل ہوا کہ کھنا

عجیب کا مطابق واقع کے ہر اور جوابات عجیب و غریب مفصل دستے ہیں صحیح اور مسلم ہیں اور موافق عقائد اہل سنت و جماعت کے ہیں۔ فقط

راقم آتم فقیر عبد الغفور عفی عنہ مدرس و خطابی

محمد عبد الغفور عفی عنہ

(۱۱) اہل مذہب کے عقائد فاسد و مخالف اہل سنت و جماعت جو سالنے نے ان کی کتابوں سے

إلى رحمة الله ورحمة رسوله الهادي السيد القادر صلی الله علیه وسلم وشرقیه وجلسنا منهم آمین

کائنات کا اصول

رحید آبادی

۱۲ ۹۷  
سید محمد علی

(۱۵) حسب ذیل

سنت و عادت کے

معجرب نواز الدولہ  
مضی اول سنہ ۱۳۷۰

جواب بہت درستی ہے  
نفتی اول شہر حیدر آباد کو گن

۱۶۱ فی بحقیقتہ خیالات اور رسالات قابل  
خودہ کے خلاف حق پرین اور جوابات نہایت  
محل اور صحیح و درست

۱۲۸۱  
نورائین

حرمہ غاوم علماء دین

رسول الثقيلين محمد بن الحسين عفا عنه

زہرہ جناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب رحمہ  
مفتوزنگی محلی

(۱۷) حضرت مجیدؑ جو اسباب ادا فرمایا نہایت وسیع

اور موافق عقائد اور اصول الہیت و جماعت کر

بوجیب و اسفند محنت اور ششست صرف خیر خواہی

اسلام اور حمایت دین کے لئے نوا رکھی ہمارے

اہل فروع میں بعض اے صاحب ہیں جو کہ مستغنی

جو بی بی حق شہرہ و تہم محکمہ اسید قوی کہ اصلاح مذہب

کی ان امور میں سرما پیٹنے کے جو کہ مخاف بہت

و جماعت کو بین اللہم الغفرین الغفرین

حیدرآباد دکن

(۱۸) جواب سید صاحب است و خیال ندویش

۱۲۹۹  
نویسار الدین خان

از مفتی و دو هم شکر صدرا

## حیاتِ نبوت پورہ

(۱۹) جوائیات منطوره متتابعہ اہل سنت

ہن کسی سنی کو جائز نہیں کہ ان اصول کا خلاف

کرے میری رائے میں بہت کا حل ہے!

ہونا مناسب ہر ملک پر ضروری ہے پھر اہل شیعہ

و غیرہ کو اختیار ہے چنانچہ تو اپنی حد و احاطہ میں

کریمیناسنت اور دیگر فرقوں میں بحث و تہجدی

کرنا مزدہ کی قوت سے باہر ہے مشیت الہی

کی مخالفت کا اوجا محض خیال خام ہو چہ نہ

نیچر پر لوگ ان عجیب حالات میں آزاد ہیں اور سب کو

اپنا بھروسہ کرنا چاہیے ہیں اس لئے مذہبی

نجات کی راستہ غیری عقل پر مبنی ہے و ما افریز

یہاں میں سلطان حسین چوہدری مذکورہ کے خلیفہ

مردمان پانچاگراہی کی خدمت میں۔

بدلی گئی ہے اور عربوں کی تعلیم سے معلوم ہو

ہر کہ اس طرح سے میں اخلاص نہیں بلکہ صرف اپنی

گرم بازاری منظور می و ما علیه السلام

گفته محمد منصور علی مراد آبادی عینی عمده از مدرس مدرسه طریقه حیدرآباد در کن سابق ندوه  
 (۲۶) درین زمان بدعت تواناان برخی اشتغال از راه سود اعتقاد و عوجاج فہم خود را  
 شیطان و تلوایات نفس امارہ بلطاع اعزاز و تکریم در عوام کالاف نام کتاب و سنت را گذاشت  
 ابتدائی در ملت خفیه سمع بیضا و راہ جدید و در طریقه غایب آورده برخلاف نیرین یعنی کتاب  
 دست رسول اللہ و ابجاء انجوائی و شیخ غیر سبیل المؤمنین ضال مضل شدہ غلو را اغوا و  
 مینانند لیکن انجوائی صدق انتحائی حدیث سرور انبیا علیہ افضل التحیۃ و سلام لا ینزال من  
 امتی اللہ قائمہ با مراد تقار و تقدس لا یفر ہم من خدایم و لا من خالفہم حتی یاتی امر اسد و ہم علی ذلک  
 ابل حق در دماغ ابطال و دفع و امیات این موسوسین ہمہ وقت در قطع آثار بدعت شاقل  
 و متشا را بتداعی بنظر تفریق غیر مضی این است کہ اکثری از علماء زمان و سلاطین آوان از امر معروض  
 دینی از شکرات کہ قطب عظیم دین است و انتظام امور معاش و معاد بآں مربوط و عسارت بلا  
 در احوال عباد بآں منوط است کمال اللہ تعالی و ما اصحابکم من مصیبتہ فیما کسبت ایدیکم و یعوض عن کثیر اعراف  
 نمودند تا نوبت بآں رسید کہ قواعد شریعت مشرف بکلیل و نوائین اسلام بآں متقابل شد  
 بجاہوائی فاسدہ و عقول کاسدہ خود سلوک اختیار کردند و گروہی از غیر گمراہ گروہ دیدہ قریب است  
 کہ اجماع بر عدم تفرق حلال و حرام نمایند و عناد و تعصب منتشر شد و درین بلا و دشمنی و فساد و نوائین  
 در از یاد و آثار انصاف الهی در آکوان برید و آیات بلا و فتن و شرائط ساعت واضح دیدار  
 و اتباع و تاسی مینمایند مخالف دین محمدی علیہ الصلوٰۃ و السلام و آلہ و اقتدار انصاف نیست  
 کتاب و سنت بیضا را درین و لا چند اشخاص از موسوسین پس امور شرعیہ برخلاف متعوضہ  
 و سواس آنرا استولی شدہ و احادیث مینانند کہ از زبدہ تعجین سنت بنویسیم متوبہ و تدبیر منکران  
 بر مردم بنمایند بآں داعیہ خون از مقت الهی با بغاث طبع در مرضیات از سجانه دور  
 و در ان محمیب ہو کہ منبعث شد کہ اجوبہ از کتاب الید و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 و از کلام متقدمین و عبارات مجتہدین بنویسد تا فارق در حق و باطل نشان الباطل کان زمرہ  
 فی الواقع جملہ احوال نہایت درست و صحیح و کلام شکن نوشته جزا اللہ خیر الحسنہ را  
 (محمدر مودودی محمد عسکری علی صاحب خلف الرشید مولوی کرامت العلی صاحب محدث

العصمه  
عنایت

مفتی حیدر آباد

(۲۱) بسم الله الاسرار کسبی این فقیر اسوله متعلق بذروه واجوبه آنها را بالاستیعاب نظر  
منو مسلک سائکین بذروه مملو بهوای نفسانی یافت اگر انفرقه مردوده و جگره مرجیه قابل خطاب  
بدین تحولات نفوذی نیست مگر مجیب به دارد مرقع اجوبه آنها بخوبی ادا نمود و الحاصل اینست  
باجود معلومیت حقیقت مذمب اربعه و بطالیت غیر آنها مبنی بر تخریب اصول دین میسر است  
عقل سلیم شیوه آزادگی اوشان را که باین عبارت ظاهر نموده اند الحکیم توحید پر اقرار می  
یابد که توحید کیونز کوه الهی، باده توحید و دفع سبکست و تقیید است احکام مذمبی را نبوت  
الغیوی آیه کریمه لایکلف الله الا و سہا است چه مراد از تکلیف تقیید است این بقید را علی  
نفسن همین مطلق العنانی است حالانکه این امر مخالف فطرت انسانی است چرا که مقتضای فطرت توحید  
خالق است و انسان از آثره این تقیید خلقی پائی عقل بیرون نمی آید و همین تقیید معبر به تقیید  
در مذمب اربعه اجاعا و نموده و منکر که اجماع گمراه است و تخلیات این نظام طبعی ان از روق  
فطرت بقید هیچ امری نیست که منظر آن این مضمون است کسی باشد که عتید و کیونز نه رست که هم بر  
مطلق العنانی میگوید اگر چه در باوی النظر تقیید نفسانی را قوتی است لکن عند الاستخین  
فی العلم از ان دایره طلاق هم خارج شده نبوت نفسانی که مطیع طبع عوام کالانعام است  
مقتدر گشته و دایع تقیید از ان عتید پیش جو گشته در صورت و مقتضای الشهوات داخل شده اند  
و در حقیقت فکر تمام باید نمود که طلاق که حسب ادراش ان فطره انسانیست کجا باقی ماند این مسلم الشیو  
و ان این هیچ آوان علی الاطلاق نمی تواند شد و ما علیینا الله

باز شاه  
قلمشاه

مردم ششم بیج الاول سلا (مهر سید شاه مجرب باد شاه صاحب قلم)

(۲۲) مجیب مصیب این جوابات سوالات متعلقه گروه مردوده را  
چنانکه باید ادا نمود و خبره العبد فی الدارین خیر الصحر محی الدین باد شاه صاحب

محبوب باد شاه  
محی الدین باد شاه



(۲۳) مهر محمد باد شاه صاحب قلم

(۲۴) ندوہ کے مفاسد ندوہ کی بوالہوسی کوئی دبی چھی ہوئی بات نہیں ہو ڈنکے کی جوت  
 کس کان نے نہ سنی سیکڑوں کے مجمع میں خلافت مذہب اہلسنت بیانات پڑ ہوئے  
 اطراف ہندوستان میں خاص ندوہ کے اہتمام سے اونکی شہرت دیکھی امت مائت حریر  
 دیوان متنبی نہ تھارو کی عبارت کا کسکو سمجھنا مشکل تھا ندوہ کے پوچھ خراہوں نے حق القصد  
 اصلاح طلبی میں بہت کچھ کوششیں بھی کیں لیکن خود غرض طبائع پر کچھ اثر نہ ہوا پیشتر اس سے  
 بھی ایک مختصر سالہ تعلق صلاح ندوہ لکھا تھا جو کہ سلطان الاخبار بنگلور میں شاد  
 ہو چکا ہو اور ایسے آسان طریقے سے تدبیر اصلاح اراکین ندوہ کی خدمت میں پیش کی تھیں کہ اگر  
 اوپر عمل فرمایا جاتا تو ندوہ میں کچھ چنل واقع ہوتا اور نہ رسوائی و ضحیت کی نوبت نہ پہنچی حضرت مجتہد  
 حجاب سوالات میں جس طرز کو اختیار فرمایا ہو اگر اراکین ندوہ بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیں تو ندوہ کہ  
 علو اہل ہرگز قائم نہیں کہہ سکتے جوابات سب صحیح ہیں اور ندوہ کی حالت موجودہ ضرور مخالف مذہب  
 اہلسنت اور اصلاح طلب حررہ محمد ابراہیم القادری الملتانی الدراسی مقیم حیدر آباد دکن

(۲۵) یہ جوابات بہت عمدہ اور درست ہیں قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ الانعام علیٰ من یزعم انہ  
 دلوشا طبع ہم اجمیع ہم لکھا مفہوم بھی ہو کہ اختلاف ادیان و مذاہب بحکم تقدیر ازلی ہیں لہذا  
 زبان حکومت شاہان نامدار میں بھی یہ اختلاف رخص ہونے علیٰ ہدایا سب محرم صاوت سے  
 علیہ وآلہ و صحبہ وسلم کارشاد مبارک تفرق استی علیٰ ملت سبعین ملتہ کلہم فی النار الا ملتہ واحدہ  
 اجماع عظیم ہو پس در صورتیکہ افتراق مقدرات میں سے ہو تو سبب تسلط اکابر سلاطین  
 اسلام یا علماء کرام کی حکمت عملی کوئی حصر میں اتفاق مذہبی نہ ہو سکا لہذا سب یہ ہو کہ علماء  
 اہل حق یعنی اہلسنت و جماعت اپنی مجلس ندوۃ العلماء میں مذاہب باطلہ مثل اہل تشیع و غیر مقلد  
 و نیچری و غیرہ کو شریک نفعانین اور مجلس موصوف میں غیر مذہب کو علماء و خطیبان بیز  
 اہل مذہب دیگر علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے مجلس قائم کر سکتے ہیں اور سیوقت حسب مصلحت  
 ایک مجلس سے دوسری مجلس کو مطابق محکات سرکاری کے مراسلات تحریر ہو کر اجرا  
 ہو سکتے ہیں اور ہر ایک شہر میں بھی حسب قوانین مجلس صدر ندوۃ العلماء مجلس ماتحت معز  
 کرنا ممکن ہے۔ واللہ الموفق و المعین حررہ العاصی محمد خلیل الرحمن عفا اللہ عنہ

ارباب پوری مصنف  
رسالہ صفات الاولیاء

محمد الرحمن  
خلیل

(۲۸) موافق مذہب اہلسنت وجماعت کے جوابات  
نہایت صحیح اور درستی

محمد قادر  
شاہ غلام

در حضرت مجیب مصیب  
محرر شاہ غلام محمد صاحب  
(۲۹) امیر سید

من کلاب عبثہ محمود بیہ  
سید شاہ ملک محمود قادری

شاہ ملک محمود درستی

۱۳۰۵ قادری  
شیخہ محمد جواد

(۳۰) امیر سید  
شاہ محمد جواد صاحب قادری

(۲۶) یہ سب جوابات صحیح ہیں ان کے دلائل  
مشہور ہیں شواہد میں محمول بہا میں خدا بیجا  
مجیب صاحب کو جزا تو خیر دوسے کہ بیہ حنا دم  
و فلما ابوالاسلام محمد اسحاق عفا اللہ عنہ خلف  
انور نا حافظ حاجی محمد حید علی صاحب قدس سرہ  
اصحاب مہتمی الکلام۔  
(۲۷) مجیب مصیب نے جو کچھ نسبت مذہب کے  
محرر فرمایا اور موافق تحقیق مذہب اہلسنت وجماعت کے  
اصول مذہب سے بد مذہبی و بد دینی ظاہر ہو  
جھکو حیرت ہو کہ ناظم مذہب باوجود دعویٰ صوفی ہونے کے  
یہ فیضول کا موبین اپنی اوقات کو کیوں خراب  
کرتے ہیں کیا صوفی ابن الوقت کا یہی مطلب  
ہو کہ وہ زمین شریف میں بسایا ہو سبحان اللہ کیا  
یہی سلوک مذہبی ہو ہدایہ اللہ الی الصراط المستقیم  
الفرقہ یازدہم پانچویں شریف ۱۳۱۴ ہجری۔  
شاہ محمد قادری عفا اللہ عنہ خلیفہ

مولوی محمد  
محمد اسحاق

(۳۱) انچہ کہ مجیب مصیب جواب استفتا دار بارہ نکال  
بیرون اہل ہوا مثل غیر مقلدین در زمرہ اہلسنت و  
جماعت دج کردہ اند نہایت نسب والیست  
و موافق عقیدہ اہلسنت وجماعت کہ خلافت ان  
موجب تفصیل و تفسیق است و اصول ان مذہب مذہب  
بر فساد است و موجب ہدم انتظام شریعت عزت  
و انچہ کہ اصول مذہب است کہ ہر شخص اپنی سمجھ پر  
مکلف ہو غلط صریح است نہ جاکہ غلطی میں نہ  
فاسدہ خود از آبیہ کریمہ فاسدہ کما امرت ظاہر  
ولا تم است اگر مقصود آمران مامور بہ نفس متعاقبات  
بر فہم کر بس پیروی فرمان کما امرت مامور را  
ہرگز ہرگز مخاطب نفرو دی پس ازین معلوم  
کہ نفس متعاقبات بای و جریکان مقصود آمریت  
ملکہ مقصود آمر متعاقبات است کہ موافق امر آمر

حضرت قدوہ الحقین سید شاہ محمد الیر عبد اللطیف  
قادری ساکن انور پور  
مصنف کتاب جہان النہج  
دعواہ السلوک

محمد اسحاق  
شاہ غلام



# گلشن آباد ناسک

(۱۳۳۴) یہ سب جوابات بموجب شرع شریف  
داعی سنت و جماعت کے مطابق ہیں۔



خادم شریف قاضی میر  
عین الدین قاضی  
بلند گلشن آباد مری  
ناسک

(۱۳۳۴) اجواب مطابق للمول الرحیم مصیب  
یہا قال لان التفتیش بقبول فی الحال والمآل  
کما صرح فی کتب اہل السنۃ والجماعۃ السالکین للفتیۃ

الحمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام وعلی اللہ  
وابتغی الی یوم القیام کہ تم خادم سادات  
والعلماء سید عبدالفتاح عینی القادری علیہ السلام

و عن الیدی عن  
سائر المسلمین آمین  
الرجی الی البکارتی امین  
الفتاح عینی القادری

یا رب العالمین الراجی  
الی رحمۃ اللہ الباری مفتی سید عبدالفتاح عینی القادری  
(۱۳۳۴) یہ مقام ناسک عرف گلشن آباد ۱۳۳۴ ریح الاولیاء

۱۳۳۴ ترجمہ جواب مطابق سوال کے اور جواب کے جو کچھ  
سب سے ہر اس کو جو روگ گرا ہی و حفاظت حق کو بخیر و امان  
دہ نہاؤخت میں مقبول ہیں جیسا کہ کتاب اہل دعا پر واضح ہے

بیس ازین نص قطعی بخوبی واضح شد کہ ہر مامور  
بافتہ مجبور و مقید است کہ فشار تو ششہ دی مر  
باشد و آن بطریق مہر و دست کمالا بخوبی و نیز اگر  
مچون آزادی سند بر عہدہ اہل ندوہ بکار رو  
ورایہ کریمہ ان اللہ لایحب المتعبدین کلامی یک از  
فرقہای مختلفہ داخل گروہ تجاوز کنندگان نخواہند  
و این باطل است مزید برین آیہ کل حرب بالہیچ  
فرعون بر لطلان محققہ اہل ندوہ زیادہ منطبق  
کمالا بخوبی علی سنہ فہم سلیم فطر ارقم آخر وقت  
چراغ افشادری و طنا و نغنی و تہب و القادری  
شہید

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامدا و صلیا و مسلما  
فی الواقع رسال مذوہ میں بعض بیانات مخالف  
مذہب مختار جامعہ تحقیقین بہت واقع ہیں اور یہی اصل

نہایت ضروری سبب اور نیز وہاں یہ دیکھ رہے شیعہ  
و سائر فرقہ ضالہ کے مذہب کو حق بت کر حلیہ و بی  
رکن بنانا و کئی تعلیم و تکریم و محبت کو لازم ٹھہرانا  
موجب ضرر عظیم ہو چکا تا کہ بھی نہایت ضروری ہو  
مضامین میں مستند بر سواالات بطور مذوہ میں

بخوبی مصرح ہیں اور جو لبانک حضرت مجیب مسکے  
وقتی ہم جن حمزہ الفتح علی القادری عینی حسنہ  
ساکن بایون وار ویدہ آباد  
عبدالقادری  
جبار رسول

(۳۵) یہ سب جوابات اس فقیر مخم نے دیکھے  
مطابق مذہب متقین اہل سنت و جماعت کے پائے



خادم العلماء والفقراء والفقراء العلماء فقیر سیف لطیف علی  
پدروری حینی المودوی اباحی الخی القادری  
مہروری وطن الماروف فی بلا و ہند یسا جہزادہ  
چشت مبارک عفی عنہ

(۳۶) جب عیقہ اہل سنت و جماعت اوجہ بدللہ  
و قریب مولانا سید دوست ناز العبد الدن سید  
کام الدین احمد نقوی العسکری گلشن آبادی عفی عنہ  
کہ ہم جوابات مندوب مطابق مذہب اہل سنت  
و جماعت درست اور صحیح ہیں العبد الدن  
سید حبیب ابن سید صادق انعام دارنا بیت  
خاصی طوطی گلشن آباد عرف ناسک مخم  
مہر ہمارہ مولانا الفضل اولانمحق حقائق  
مفروض و اصول و دقائق و دقائق معقول و منقول  
مولوی عبدالقادر صاحب سلمہ عبدالواہب  
فی تفہیم الجوابات دربارہ مفاسد و قبائح

مذہب مطابق کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ و مولانا  
فقیر خفیہ و علمائے اہل سنت و جماعت صحیح و درست  
المشک بکمل التئین سید نظام الدین ابن میر  
مذعلی پیرزادہ ناسک حسنی قادری عفی نقوی  
گلشن آبادی عفی اللہ عنہ و عن سائر السیدین  
احمد آبادی حیرات

(۳۷) بہت کم لاصلاحہ المابعد واضح ہو سبندہ  
ساقی تالیفات مملوہ مذہب میں سے بعض  
دیکھا کہ بلاشبہ یہ ایسا بابا ہے کہ اگر اس کے موافق  
اعتقاد رکھا جائے اور عمل کیا جائے تو عقیدہ  
و حال خارج از دائرہ اہل سنت و جماعت کیسا بلکہ  
احاطہ اسلام سے بی الواقع باہر ہو جائے  
اگرچہ خود کو نیز عزم و مسلمان بناتے اور اپنے  
چہ شریون اور عوام میں اہل اسلام کہلاتے  
یہ بلاایمان و باشرکت لاد مذہب اہم و نامیہ  
ورواض فیہ و غفلت قلمت مذہب علماء اہل سنت  
شرکات و مذہب سے متوقع ہو اور علماء اہل سنت  
و جماعت شرکات و مذہب کا اسپر ضرر و نفع ذکر  
بباعث طرفداری مبتدعین و شہدار ناوہین  
و غافلین و ناقصین کے اعتقاد و عمل کرنے کا  
موافق تالیفات مذکورہ کے موجب ہو مبتدعین  
و دنیا داروں و منافق و جہال کا اس سے لیت  
موجودہ کو قبول کر لینا بلار و انکار اور انکار

ایک دم خوش ہونا اور مانند دلیل واضح اس امر کی ہو کہ انکا ابتداء وقت و طلب دنیا اور دوسری  
 از دین کے چال تہذوہ کے موافق ہو اور انکو مدح و ثنا اور ایسی رضاد و عنبت کرنا ایست  
 مناسب پانے کے سبب ہو اس محلیں مولانا جامی کے شتوی کے چند اشعار نقل کئے جاتے  
 ہیں وہ یہ ہیں مدح جابل خطاب بر مدحت گر یعنی نظر کنی قدست و در چند خوش بود نظام  
 ایک باشد ز روی معنی میں کہ زانکہ مدح از سناسبت خیزد و جنس در مدح جنس آویزد و

نقص باشد ز مدح صاحب دل کہ بود ہم طویل جابل قدح کردن ز جنبی لمسی —  
 بہت بران بقدر ناجنسی دور بودن ز شیوہ جابل از رسات فضیلت ست کمالی —

مدحت رافضی باین دغلی ہا و اما بر علی دآل علی حذر آن کردہ ام بیان زین کمالی —

تو از انجا کشای مثل خویش و جب کوئی مولانا جامی کے اشعار کی عدم الغہام کے سبب

اون سے استدلال میں ابراز اشکال کریگا تو انشاء اللہ تعالیٰ ایسی منہ کی کھائیگا کہ لشت

دکھائیگا۔ مہنت و جماعت شرکاء مذہب کو چاہے کہ غفلت ہو بیدار اور قلت تدبیر سے ہر شیان

ہو جائیں اور ان اقوام پاک سے مذہب کو پاک صاف فرمائیں گو محمدین پیغمبر و مبتدعین

لا مذہب ہم وہابیہ ناراض ہو جائیں کیونکہ انکو اتحاد و بدعت کی یہی سزا ہے بھائیوں

علمائے اہل سنت و جماعت کو خوش فرمائیں کہ یہ موجب خوشنودی مالک روز جزا ہے۔ نہیں

جب علمائے اہل سنت شرکاء مذہب کو اسی پر اصرار ہو کہ محمدین و مبتدعین مذکورین کا تعلق انوار

گو علمائے اہل سنت ناراض ہوں تو بلاشبہ یہ مذہب اہل سنت و جماعت کا نہیں اور نہ ان کا

اور یہ حضرات اہل سنت شرکاء مذہب کو بخیر کر عامل ہیں جو مصداق من شکر سواد قوم

نہو انہم سے ہونے ہیں کیا کلام ہو اور کتاب الادب المصنوع امام بخاری رحمہ اللہ کے

میں ہے۔ عن علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما لبسني صلي الله تعالى عليه ولم

علي قوم غير رجل متحلي بخلق فظن اليهم وسلم عليهم و اعرض عن الرجل فقال الرجل اعرضت

عني قال بلين صنيك حبرة۔ جب فقط استمال خلق کا کرنے والے ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے عرض فرمایا تو رو اتفن و خارج و قدر یہ کہ حکم تو شرک و کلاب نار و جس مہنت آنحضرت فرمایا

سلا۔ ترجمہ حضرت ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہو کہ وہ چون فرمایا کہ نہ عرضی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس پر ایک

قوم سے نہیں ایک شخص خلق کا آجڑ و کنیلات اور سلا کہ ایمان نہ دے نہ پھر یہ اس شخص کو کھانڈا کہ پھر نہ

ان سے کہو کہ آپ اعراض ضرور نہ جانتے  
 اور شرح بخاری عظیمی میں صحابہ رضی اللہ عنہم  
 آپ کو پھلون کو وصیت قدر یہ پر سلام نہ کرنے کی  
 کرنا اور خود برات ظاہر کرنا ثابت ہو بلا اللہ النص  
 دوسرے اہل بدعت وروافض و دایہ و غیرہ کا  
 بھی یہ حکم ثابت ہو پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم خبر پوچھیں اہل بدعت  
 اس اعراض و ترک سلام وغیرہ ثابت ہو تو اہل  
 مذہب مانا علیہ واضحابی کے خلاف اساری  
 میں ہو کر ان کا بھی اہل بدعت ہو بنا اور سبیل مؤمنین چلا  
 ابتداء و احداث کرنا و جہت کو اہل بدعت اس طرح کی نکلتی  
 و تاویل ہوا کہ تا بے اہل مذہب کے واسطے بھی  
 سب سے و تاویل ہو کہ مصلحت وقت و  
 ہمدردی اسلام پہنچو و می قوم اسی ابتداء  
 میں ہے جیسے دوسرے اہل بدعت کی بدعت  
 مشہات و تاویلات کہ سبب یہ بدعت نہایت  
 ہونے سے خارج نہیں ہو جاتی ہے ایسی ہی  
 اہل مذہب کی بدعت بھی ایسے مشہات و تاویلات  
 یہ بدعت نہایت ہوئی خارج نہیں ہو جاتی  
 ہو گواہ اہل مذہب خود کو سوا و عظیم قرار دین لکن  
 وہ سوا و عظیم سلف صالح کے خلاف احداث  
 بدعت کرنا ہو اور مخالفت سوا و عظیم صحابہ و تابعین  
 و من بعدہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہو خود کو  
 سوا و عظیم جانتا ہو یہ ایک شیعہ بدعت ہے

چونکہ یہ عمل تقویٰ نہیں ہو اور اہل الضاف اکیا  
 کیواسطہ اشارہ ہو گائی ہو اسواسطہ اسی پر انحصار  
 کیا جاتا ہو فقط واللہ اعلم و علیہ وسلم  
 حرر ۵ الفخر الی ربہ القدیر محمد زکریا الحروف بہ  
 تذریعہ خان عفی عنہ  
 صحیحہ کتبہ عبد الرحیم  
 الاحمد آدوی عفی عنہ  
 (۴۱) العلم النقی العیالہ و قد اذینہ العجب حقہا  
 حرر ۵ خلیل الرحمن شاپوری حالی دار و احداث  
 (۴۲) صحیح ابواب و اللہ اعلم بالبدع و کتبہ  
 عبد الکرم و عبد الغنی نعیم احمد آبادی و کتبہ  
 محمد یحییٰ کاکر پور  
 (۴۳) ہذا الجواب صحیح لاریب فیہ کتبہ عبد اللہ  
 ولد محمد شرف عفی عنہ  
 و علیہ وسلم  
 (۴۴) سوالات متہ کے سب جواب صحیح و صواب  
 ہیں اور موافق مذہب اہل سنت و جماعت کلام  
 بدعت و نہایت کر ہیں۔ فقط حقہ الفقیر  
 محمد یعقوب عفی عنہ  
 عنہ الذلوب  
 (۴۵) شد و الیہ  
 (۴۶) مر و مولیٰ سر و اللہ  
 واعظ و مدرس علی محمد علیا بندہ  
 (۴۷) مر و مولیٰ سر و اللہ  
 واعظ و مدرس علی محمد علیا بندہ

محمد زکریا  
 ہفتی نقشان



محمد زکریا  
 ہفتی نقشان

محمد زکریا  
 ہفتی نقشان

(۴۷) انا قال الحبيب المصيب حق مطابق لقائد  
الابن المستد والجاحد والاحوج كذا صحیح بلالہ تیاب  
والحق اثنى بالاتباع وان كره العاندون



حررہ ابو سعید

محمد علی محمد غفر عنہ

علی گڑھ

(۴۸) ابواب صحیح نور احمد کابلی بضم خود رشید  
اسلامیہ علی گڑھ۔

(۴۹) من اجاب اجاب عبد الکرم غفر عنہ  
کیشلی مقیم مدرسہ اسلامیہ علی گڑھ تلمیذ مفتی لطف اللہ  
صاحب حج حیدر آباد۔

(۵۰) من اجاب اصحاب گل محمد پور سمسجد  
جامع علی گڑھ۔

یدایوں

(۵۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم حمزہ وفضل علی وعلیہ السلام  
والحمد لله وادبہار اتمہ انجبین

احقر نقض آغا زندہ سے تادم تحریر زندہ کرجالات  
تحریرین کار و ایان دیکھتا سنتا بہ تحقیق جانپنا  
را بریل میں جب جلسہ نقد ہوا تو بھی موجود تھا  
جانبین کے رسائل دیکھو طرفین کی تقریریں  
سین جہانکے ممکن تھا لعقب عقل انصاف  
پیش کوئے عند قائل کرتا را مگر مال کار سحر مجیر

لے ترجمہ و کچھ عجیب ہے کہ احق ہر طرفی عقائد ہست علامت  
اور جہانگیر میں پیشہ اور قادیانی اتباع ہر گروہ پانڈ کرین حاذیرین

و تفکر کچھ نہ نکلا کہ ابن دوست کا دعویٰ کرتے ہیں  
مقتد حنفی ہونے کا دم بھرے ہیں  
صوفی صافی مشائخ ہونا ظاہر کرتے ہیں لیکن  
قول فعل سب دعویٰ طویۃ الاذبال کر خالص  
تحریر دین وہ اقوال مندرج جو قطعاً مذہب بعد کر  
اہل سنت کر مخالف اجماعات قطعہ کے منافق  
طریقہ عمل وہ جو سرتاپا مضاد شان علماء اہل سنت  
وجامعت مگر دعویٰ یہی کہ ہم سب کوشنی حنفی  
صوفی صافی وغیرہ وغیرہ ہیں۔ یقولون مالہ  
لفیض ان جب تک کسی اصلاح مطابق مذہب  
اہل سنت نہ ہو جائے اس میں شرکت مطابق تصریحات  
فقہاء و محدثین ناجائز ہے جناب صدر دنا عالم دین  
سینت پر مشد فردیات سے ہے کہ اصلاح کی طرف  
اب بھی توجہ کریں ورنہ یہ داغ اونکی پیشانی سے  
سرگزشتہ شکر کا اللہ تعالیٰ جزا فرمے حضرت حبیب  
جامع قادیان کو کہ مشنات مذہب ظاہر کر کے  
عوام کو آگاہ کر دیا کہ غلطی میں نہ چسپین اور  
اراکین مذہب کو اصلاح کی طرف متوجہ کیا اب  
آگے وہ مابین یا مابین بر رسولان بلاغ با و غیر  
اجوبہ سوالات حق و مدلل و محقق ہیں محمد اللہ  
غزب باغ میں اصلاح اللہ بہا حال المسلمین آمین  
دلا حول ولا قوہ الا باللہ العلی العظیم احقر متفکر



محمد طبع الرسول عبد القدر  
الحنفی القادری البید الویلونی



## بر مری

علی

(۵۵) بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله على ما خلقه من نعمة الصلوة  
 وادى طارقه وادى حسمه سرة ولفقه جواب حق ودر شاد من  
 اوراقوال مذکوره مذروہ حالت ولبالت وضلت  
 واما من فضل الله فلا من ياد اگر چه مذوی انجمن  
 کے ارادے اور ایک مضامین **نکستہ** کے آثار و کلام  
 تک کہ یہ بھی کمال کا نتیجہ بیان کر لے اور بھی ہے و در خبر اول  
 نے بھی صاف لکھ دیا کہ اوستہ از بانہ کر زمرہ دست  
 باتحذ فان مولوی صاحب کی بھی خوشامی کہ دی ہے  
 اب نہیں بھی ہماری شاگردی کی ہونے لگی  
 محمد و جناب ناطق صاحب پیشین گوئیوں کی نسبت  
 جو نام کے سوال میں لکھیں کہ اختلاف کے نہیں  
 مذروہ والی ایک جماعت مخالف الگ تاجیم ہو جاوے گی  
 جطرح سید احمد خاں جلے کیا علما از اجتماع کیا  
 اوستہ فصلالت کی اشاعت کی اسطرح اسکا بھی  
 حال ہوگا واقعی مقصد و نشانہ کھلے تاکہ مترجموں  
 اگرچہ ہر پالیسی کی کیوں تاکہ بعد نہ تعابہت نکالے  
 مذکہ کہ پھر مذکورہ دست و آرا کیسے بعد وضوح  
 حال اوستہ کے پیدا ہو اور تہجائی بین اہل کے تو ایک  
 فوری ہوتی ہے جو اسکا انجام دے جو قرآن عظیم میں  
 ارشاد ہوا کہ فیذخہ فاذا ہوا ز اہل و اللہ المستعان  
 سچے ماری  
 والحمد لله رب العالمین

(۵۶) اتفاق علما سہلنت موجب نہایت برکت ہے  
 اگر ذہد العلماء بھی ہی عرض رکھی جاتی تو کتنا ہی کیا  
 کتاب بھی اگر مفاسد موجودہ کی اصلاح مطابق مذہب  
 نہایت کہ بجا تو کسی نہایت کواد کی تائید و شرکت سے  
 اعراض روا نہیں لیکن موجودہ حالت ضرور مخالف  
 و معتز مذہب نہایت ہو چکی اصلاح واجب رسال مذروہ  
 جنہ نہایت ضرور ہو و دیگر مقدمہ پاس شدہ مضامین میں  
 مذہب نہایت ہیں ہر سوال کے جواب میں حضرت صاحب  
 لیب فی نہایت شائستہ و مذہب و دیانت کو نظر  
 رکھ کر حمایت دین میں کوشش فرمائی ہے و فائدہ و خیر و  
 (۵۷) علی بن ابی طالب نہایت ہو کی ہر کائنات سے  
 حرر محمد بن حسن علی  
 (۵۸) ذلک لکذا فضل محمد قاری عفر عنہ۔  
 (۵۹) انی صدق لکذا فضل احمد علی بن ابی الوئی۔  
 (۶۰) حامدا و صلیا و سلمائہ فی تمام حوجہ تک بفضلہ تعالیٰ  
 حق و صحیح بین قید و چند سال سے بنام مقدمہ العلماء ہند و شائز  
 شائع ہوا ہے انہیں سابقہ و حسب سیمیت و غیرہ و زائد و خوب  
 دین و باطن و بی بی اسل لائبریری جو ہر اہل سنت کو تائید و  
 اصلاح کامل نہایت ہوا اس سے کتنا ازواج ہے حرر محمد بن  
 غفری قاری حقی عباسی علی بن ابی الوئی عفا اللہ عنہ۔  
 (۶۱) جو ابنا صحت ہر لغت و کلام کو اس نہایت شوب میں  
 مذہب کی بخوبی مخالفت اور بائیں حق و عدل و اللہ العالی  
 بچا ہر حرر محمد بن ابی الوئی عفا اللہ عنہ عفا اللہ عنہ قاری



محمد بن حنفی قادری

عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان

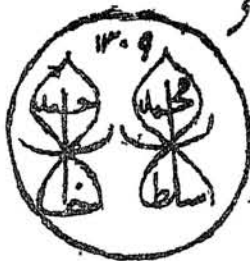
عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان

۴۸

عن عبد المجید المصطفیٰ العینی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۵۸) بسم اللہ الرحمن الرحیم صحت الاجوبہ بیک قول مذکورہ برکت اتفاق و اتفاق و عظیم بہ مذہبان بعض مخالف سنت اور بعض مخالف ایمان ہیں۔ مذہبی صاحبو کا اظہار تھا کہ ہمارا اگر اس کی دلیل براہ نقیہ ہو (دیکھو مراسلات سنت و مذہب) یہ بات خود ہی مجھ سے درایتی کہ تباہ بنا کر تفسیر کیا اب کھل گیا کہ تفسیر تباہ بنا چکی تھی اور تفسیر کا دخل کرنا جب نفرت ردولی شریف وغیرہم را کہیں مذہب کو بھی ناگوار موار۔ اور خاندان رکھنے کو چاہا دیا کہ ہم افسوس کو خارج کر چکے ہیں حالانکہ یہ مضامین روفا وائے مذہب کے بالکل خلاف اور اتفاق و اتفاق کا دشمن صاف تھا مگر باضابطہ اعلان آج تک نہیں ہوا اور یہ مذہب میں جو مسائل چسپ رہے ہیں یا تیک پیروی رضی سکی شرکت بہ ستر گامی ہیں (دیکھو رسالہ تائید مذہب و مقاصد مذہب العلماء) بلکہ رسالہ تمام کچھ میں بھی اگرچہ اس اخراج کی کڑی مگر انکس ہی کہ اس میں کوئی جرح شرعی نہیں صاحبو اگر موافق شرع تھا تو اخراج کیوں ہوا اور مخالف شرع ہو تو اس کی تائید کس کی سیم ہر جرح کر پاؤں کہتے واللہ الہادی البصیر ابو المظہر محمد امیر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق مدرس اعلیٰ مدرسہ کبیرہ بریلی

(۵۹) بسم اللہ الرحمن الرحیم مذہب و عقیدہ الہیہ صحیح ہیں اور قول مذہب مردود و قبیح مذہبوں کے اتحاد اتفاق پر وہ کھلیا کہ وہ صرف گمراہوں کے ساتھ تھا اور گمراہ سال اخبار آیتا مردود و ملاحظہ ہو کہ علماء اہل حق کو کتنا کوسا جو طعن تشنیع پر تہذیبی شیخ و کتب و دفتر و شمام و تبرکات کا اڈھا رکھا جن باتوں کو اسناد کا دعو تھا ان گن گن کر ادھکا اور تکیاب ہوا وہ نہضت اتحاد تو انبیاء و اولیاء و صحابہ و اہل بیت کو برا کھنکھروا تو کس کھنکھری وہ سب سلمان اوفی اتحاد و یو یان دونوں مذہبوں کے اکابر مگر مذہب کو کتنا کوسا جو طعن تشنیع پر تہذیبی شیخ و کتب و دفتر و شمام و تبرکات کا اڈھا رکھا جن باتوں کو اسناد کا دعو تھا ان گن گن کر ادھکا اور تکیاب ہوا وہ نہضت اتحاد تو انبیاء و اولیاء و صحابہ و اہل بیت کو برا کھنکھروا تو کس کھنکھری وہ سب سلمان اوفی اتحاد و یو یان دونوں مذہبوں کے اکابر



عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان

محمد عبدالرشید رضا خان

الحاج محمد

(۶۲) یہ جوابات سب حق ۱۱ مطابق مذہب ملت ہیں اور اقوال سستہ مذکورہ

مذکورہ میرج بہت اور صلاحیت میں تاجی پیمانی سید محمد غوث معنی عنہ (سچا و دھرم)  
نشین جناب شافیل غوث صاحب سنانی سرلوئی پرورش مولوی دلدار علی صاحب انجمن

رام پور

(۶۳) جوابات سب حکیم ہیں مفاسد مذکورہ خیر راہ ناقص انعم مطلع ہوا یہ ہیں

مذکورہ کا اول حصہ پکا پختہ میں ہوا تھا اتم سب طلب و بقضائی جرش سہائی واسطہ شرکت کے  
تھا چونکہ جلسہ مذکورہ کا عنوان کاٹھیکہ گاہ کی شش دیکھا اور ہر قدم اور ہر ملت مذہب اگر انخاص کو  
اور سیکرٹ رٹ بطور تاشا بنائے دیکھا باوجود اصرار بلخ کے اذیتیں قدم نہ رکھا کیونکہ مذکورہ علماء رہا نہیں  
کی شان کے بالکل خلاف تھا کہ سید نہ شرکت یعنی آخر صورت خاصہ سے قطع نظر کر کے واسطے مفضل اور  
اور انکے انتشار انشاء جیسے مذکورہ کی بیرون جلسہ قدری توقف کیا معلوم ہوا کہ بانی بانی اللہ برائے خیر

اور راہبر اس کیبہ تعلیم کے عالم از صورت پیری شریک ہیں اور رضا اور غیر مقلد  
اور پھر نوکریہ انشاء کیبہ تعلیم کے عالم از صورت پیری شریک ہیں اور رضا اور غیر مقلد  
پڑتے ہیں اور غیر تعلیم کے صفت آراوی میں پیری فرقہ قتال کے ساتھ مٹی راجہ

ہیں انکی تائید سیکرٹ توجہ و انتہا شدہ مذکورہ سبب تاکہ بڑے فرقہ اہل اسلام کہ ہندوستان میں خفیہ  
ہیں اور کتا غلام اور مذکورہ کہ ہو جائے پھر پوری دیکھا کہ بعض اہل علم جلسہ مذکورہ کے صدر نشین بنے  
گئے ہیں بلکہ مذکورہ واقعہ ہیں یا نہیں مگر کچھ قیل و قال مخالفین سے فرماتے ہیں اور کتا اثر ہو یا نہ ہو  
سب متفق ہیں کہ اگر اقتصاد جلسہ مذکورہ گئے تو بہتر ہو اقتصاد قیل و قال سے یہ فتنہ فروز ہوا معلوم

نہیں تو باقی الضمیر موجودان مذکورہ یہ معلوم ہوا کہ علوم مذکورہ کا دور میں علیٰ حالہ باقی نہ ہو پھر فرقہ نیست  
نہ ہو جائے اگر نیزی و دیگر بھی شامل ہو جائے اور مدرسہ اسلامی کی وجہ سے جو بقائی دین کے

قتا ہو جائے مہمان مذکورہ نے سحر میری شرکت پیری علی لطیف ظاہر ہو جو نصیحت

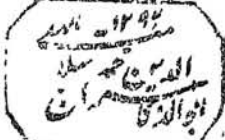
انصر کی کہ لکھی مذکورہ نیادی سے سبب فرحتیہ عیب فراہم ہو گا اور مذہبی دولت زمانہ کی

جنہیں بخر خیریت کا ہوتا جاتا ہے اور ان سے بہت نفرت رکھتے ہیں واسطو مٹانے و ہر نفرت  
بخوشی خاطر شریک ہونگے اور درپردہ اونکی خوشنودی ہوگی جتنی خوشنودی کے واسطو مسکاتے  
اختراع ہوا ہے اور جتنی شان میں افریت میں اتحاد الہم ہوا ہوا ہوا ہے پس اہل ہوا کی صحبت  
اور مشورہ سے دوری اختیار کرنا لازم ہے اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دھوکا کھانا یاد  
ضرور ہے۔ و تخلع و ترک من لہجہ و واقع و عمارت پر عمل کر کے جو روزمرہ کا وظیفہ ہو مخالفین کی  
دوری اختیار کرنا و حق القول و تحقیق و تفحص و تامل و یاکم محمد ﷺ الحمد للہ شایع الارواح و لطف اللہ علی



(۴) اس اخیر زمانہ پر فتن میں اگرچہ مذہب بہت و جماعت  
مانند جوامع جھجھکا جھلکا کر جل رہا ہے تاہم موافق فرمان مخلص  
الانزال طائفہ میں امتی ظاہرین علی الحق کے کوئی بدین پہنچے  
یتا لات تراشیدہ کی جہر سے ہرگز سمجھنا تو درکنار کچھ حد  
تسبیح ہو چکا ہے کہ وہ چراغ روشن شریعت اور شمع قرآن ختم رہا ہو  
تسکرام کا و حد اور اس کے تخیل کا عہد حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اہل تدوہ اور اہل انشا

اولیٰ کے پشتر پشتر فرقے بلند عین منالین بلکہ زائد ہو چکے اور ہر جاتے ہیں ہر جہت  
چاہے کہ اس چراغ الہی کو اپنے ادا نام فاسدہ اور تخیلات کا سدھ کے بھونکے سے کسب و حکما ہرگز ہر جا  
تو اس کے حد۔ اور خواہی ریشین بجانی شکل ہوگی جس طرح عینی کارا یز و برتر و دہر کو اپنے زور و زور



محمد ﷺ الحمد للہ شایع الارواح و لطف اللہ علی

و یا ابی انظر الان تمیم نور کا

(۵) الحمد للہ رب العالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام علی من اس منیا الحق البصیر علی اہل البصائر و البصائر  
العلماء الراحمین الذین لا یخافون کوہ و لا یملون عند بیان حق وان تملوا و یزولوا۔ و انہما  
بندہ خاکسار عبد القادر سلفہ زاد یہ نشینا رہا ہے بدنامی و گناہی خادم خاص و نمید بااختیار جس پر یہ تحقیق ہو  
لا حقیق حدودہ السابقین حضرت مرشدنا و مولانا مولوی محمد رفیع صاحب علیہ الرحمہ و انہما لہما

کہ اکثر حال نذرہ العلماء کا سنتا تھا اکثر دوست آشنا جا کر شریک جلسہ ہوا حال بیان کرتے تھے بعض  
 اجاب بہ حرکت شرکت ہونے لیکن جو کہ عادت کھین آنے جانے کی نہیں ہے اور خدمت طلب ہے  
 بھی فرصت نہیں ملتی اتفاق شرکت ہوا سال بھی شہتہ آ کر اگرچہ ارادہ نہ تھا لیکن حساب کے بہت  
 اصرار سے ایک روز قبل جلسہ شب کو روانہ ہوا راہ میں جو کتب مزد و پورا ہوئیں دیکھنے میں  
 آئیں دل چھپکا ہو گیا دن کو شریک جلسہ ہوا و آبی لاندہ تہ بنجرہ کو دیکھا طبیعت تنفر ہوئی ہے یہ  
 جلسہ شوری ہوا۔ اس وقت بھی گیا سو وقت نہ چڑیاں **شب** اور یہ خطہ لاندہ تہ بنجرہ سالانہ ہوا  
 آری صاحب دینہ گفتگو کر رہے تھے۔ ہر ایک اپنا مافی الضمیر ایسے پیرا میں ظاہر کرتا تھا کہ جلسہ کو اپنی  
 طرف کھینچ کر مولوی ابراہیم آرمی غیب کھیلے اس وقت طبیعت ذہبت چڑتا بکھایا۔ کیسے ہوا شہنشاہ  
 از کو نڈیا میں نے ہر چند چاہا کہ جواب با جواب دوں لیکن تقار خانہ میں لوطی کی آواز کون سنتا ہوں  
 امر حق کی طرف کون التفات کرتا ہے چپ ہو رہا۔ اسیر و زوالی کا قصد کیا لیکن اجاب کرنے یا وہ ہر  
 دو سرے روز شریک جلسہ ہو کر چلا آیا۔ خلاصہ یہ معلوم ہوا کہ حج کی یہ راستے جو کہ ہر امین ترمیم بخار  
 ورس میں بھی بنیاط قیہ نکالا جائے تھنرت صلا اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے جو حق چلا آتا ہے، اسکی کیا  
 بناؤ بنایا جائے سب فرق قتالہ کا جو مسلم ہو وہ حق کہا جائے کسی سے تعرض نہ کیا جائے گویا ایک  
**قہر** مرکب بنایا جائے بقعہ مختصر یہ رنگ دیکھ کر بہت فرس ہوا کافر و کفرین نظر میں فرقہ طحا  
 ایک گدہ غیلم شہان تھا بنک ہو گیا از کو یقین ہو گیا کہ سارے ہندوستان کے علما جمع ہوئے  
 جتنی یہ رائیں ہیں یہ نہیں ہیں۔ دوم یہ کہ اعلا ہی حق و احتقاق حق اہل حق سے ہوتا ہے نہ ان کے  
 کاش ارباب جلسہ نے سو حجت قوت پیدا کی ہوتی، اور ایک حصہ ظالم کی ہوتی اور یہ اسطو پر ہوتا  
 ہو چند علما حنفی اہل سنت و جماعت منتخب کر ہوتے اغیار کو شریک نہ کیا ہوتا کہ بنا حکم ہو جاتی شدہ  
 شدہ تمام اہل سنت و جماعت متفق ہو جاتے اس وقت فرق باطلہ پر جو جہد رہا اس وقت فتنہ بیت تہی  
 میں غایت بہت غایت قوت پیچ گئی میں صرف کر رہے ہیں جو لوگ **چٹائی** اسلام میں اسکا  
 جان و دل سے معاون ہیں انہیں کو بھی جانکو مدار کا ٹھہرانا ہے میں تفاوت رہ از نجاست کیجا

آفرین خدا فرین ادن حرکت نیست کہ جو بوجہ خلط فرق اہل حق و اہل باطل کے شریک جبر نہ ہو سکے  
 اندامی اور کے خواہان رہے کہ اگر چہ خیال سے خالی ہو جائے تو شرکت کی بجائے اور بسیارہ میں قیاد  
 در مسائل لکھے خاکریہ فتویٰ کہ متضمن اسوالات ستہ پر محبین عقائد باطلہ ادن فرق ضالہ کی ذکر کی گئی  
 ہیں جو جلیبہ زندہ میں شریک بلکہ ارباب مائی ہیں اسکے جوابات صحیح ہیں بلاشبہ فرق ضالہ سے  
 احتراز لازم ہے اور کئی حد تفصیل و تفسیق عقیدہ ملت و جماعت کا نہیں نہ اسباب حق کی تکفیر و کفر  
 سمجھنا دشمنوں سے ایسے دفع کی رکھنا کام عقلا کا نہیں زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں عجیب مصیب  
 نے عقدہ ضرورت تفصیل کر دی ہے اللہم ازلنا من حقہ و الباطل باطلہ و اللہم ازلنا من حقہ و الباطل باطلہ  
 علی غیر خلطہ محمد وآلہ و اصحابہ و طیبہ و ائمتہ معینہ و جمیعہ یا ارحم الراحمین

النفار خان  
 محمد عجب اللہ

(۶۶) صحیح صحیح نے عقدہ و اقوال ایسے ہیں جو عجیب اسوالات ستہ میں نقل کیے ہیں اولیٰ و ثانیہ و ج  
 میں جاوہر تیسرے ملت و جماعت کے شبہ نہیں اور فرق غیر مقلدین اور پیرو اور شیعہ و غیر ہم نام الفرق  
 انصاف البتہ الخواجه من اہل سنت و الجماعت کی تردید میں بصدر حقیت اجماع علیہ

اللہم انصر من انصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم و اهلہ و عیالہ و سلم  
 محمد نور احمدین انصار دینی انصافی عفی عنہ

(۶۷) محمد ہامیت اللہ  
 محمد عجب اللہ خان  
 محمد عجب اللہ خان

(۶۸) محمد اماد علیہ  
 محمد عجب اللہ خان

(۶۹) ذلک کہ تک  
 محمد عجب اللہ خان

(۷۰) حق کے مذکورہ جو اصول مذکورہ کے  
 محمد عجب اللہ خان

میں وہ بالکل فاضل ہے اور افری نتیجہ الحاد  
 محمد عجب اللہ خان

مذکورہ ہے عجیب اور ان کے جوابات میں  
 محمد عجب اللہ خان

کچھ غور فرمایا ہے نہایت مدلل و برہنہ اور جو  
 محمد عجب اللہ خان

ذاتی حق بالاتباع حررہ محمد متین الدین عفی  
 محمد عجب اللہ خان









## بہار شریف و پینے

(۹۷) جواب سب صحیح ہیں اور مجتہب

اہل مذہب میرے یہاں آئے۔ تھے۔ مسجد میں ایک

مجلس تفسیر ہوئی میں بھی پر سبنا واقعی کے شرک کو اس کے شر و فتنے سے بچا دے۔ اور اہل کے

ہوا تھا وہیں صرف کلمہ گوئی کی بنا پر اتفاق ہوا

ذکر بھی مجھے اور مجلس میں غلط نظر آئی۔ اور لور

برائے رہا۔ میں نے کرکے نہ وہ دیکھتا نہ وہ

کو دیکھتا اور پھر جواب سب سبنا بل نہ وہ دیکھا تو

میں نے پایا میرے نزدیک کئی غلطی تھیں۔ مذہب حق پر

میں اور میں نے اور کئی شرک تھے۔ اور اہل حق کو غلط دینا

موافق مذہب نیست پاست

حضرت مولانا امین احمد

صاحب فرزوی سجادہ نشین حضرت مجدد مہم شریف

والدین کیجئے مینری تہ سس سرہ الغریزہ

(۹۸) جواب صحیح ہے مجتہب حمرہ

ابوالاعین محمد عبدالواحد خان منوہ

ثم البہاری۔

(۹۹) ایں جہ ہولہ و اجویشیندم و فہمید

اقوال مذہب ہمارا مست و مخالف مذہب نیست و

جماعت مست و اجوہ نیست و جماعت صحیحہ موافق

شرع شریف۔ خدا صاحب من اجاب۔ گہمہ

خادم الظلمہ سید نور محمد الدہلوی ثم البہاری

(۱۰۰) اللہ اکبر علیہ مذہب کیا ہوا۔ فقہ سید

ہوا۔ اللہ جل جلالہ ہم نوالہ حامی نیست و جماعت

مجلس تفسیر ہوئی میں بھی پر سبنا واقعی کے شرک کو اس کے شر و فتنے سے بچا دے۔ اور اہل کے

وام فریب میں نہ واسے۔ اللہم انما نجعلک فی عجز

و خود تکبیر شریک ہم حمرہ میں اللہ

حنفی نہ رہا جی شریک زہدی انسب البہاری

(۱۰۱) انما شفی علیہ محمد و آلہ

غفر اللہ البہاری۔

(۱۰۲) صاحب من باب الفرق مخالف غیر متقدمین

م غیر کہ از اہل ہوا از ایشان اتفاق ہرگز نہ

را اطلع فرغی تا قبلہ عن کرنا و قرآن پاک ملاحظہ

نمودہ جن ایشان دور یا بدو پوشوزہ زندیان را

ہندو یا زانیہ گدشتت احمد متبال علی بہاری

عفی عنہ۔

(۱۰۳) اہل مذہب کی تالیفات و تصنیفات کو

دیکھنے سے کیا تعجب ہو مگر ہمارے پر اہل

دینی سرایت کی حال ہو جائیں یا ایسا نہ ہو

لاستحد و البطانیہ من و حکم لا یطو کہم جنابا۔ یہ

جستہ بارہ کے تیرے رکوع میں ہے جس

کسی کا دل چاہے تفاسیر و تفسیر کو ان کے

عقائد و یک کائنات کے مصداق ہیں یا نہیں

**العبد عبد الوہاب**

(۱۰۳) **العبد فیض حسین حسنی**

ابوالاعلیٰ

ملک

(۱۰۵) اجرتہ ہندہ السوالات احسن حدیث

مواوہات السنۃ والجماعہ

حررہ العاصم فتح الید بن خبابی مدرس

(مدرسہ اہل سنت پٹنہ)

(۱۰۶) بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلاۃ بندہ یحییٰ زخادم الطلیعہ میر علی مدرس

لکھنؤ دارال سکول شیعہ اہل ہادی اضمیر و چینین میکند

کہ از نظر کرون بہ ترتیب مقدمات مذکورہ بالید آتہ

لنقصہ میشود کہ از افتخار و شرف انتفاع و دنیا و انتفاعی

دینیت نہ حمایت ہللام و نہ ترقی دین و اتقان و

از جمیع انفعین حکم ارتفاع التفضیل و ارباب قیاس

نیواید کہ نتیجہ کشش برعکس آید و اخراجات جمیع غیر ازین

مذہب معتقدین آن میکند کہ بر سلب اتفاق برآ

قانع و محبت ساطع است و شکل قیاس ششانی نقص

نیویدان بافضل برآمد اگرچہ بافضل سالیہ جزئیہ

برآمد مگر آئندہ خیال است کہ سالیہ کلیہ برآید و چنانکہ

ازین قضایا یعنی موجودہ اہل حجاب رسید کہ وضع

این مذہب معمول بر بند بہرہت بنا برآن تفسیر کی

آن تہم و اقوال ارباب مذہب کہ در سوا لالت سنۃ

فتاویٰ السنۃ لا یجام العفتۃ فرستم است ماننا

بشکل اول کہ بدیہی لانتاج است بالبدیہت از قول

حداد وسط کہ آن مرا ط مستقیم است نتیجہ صلاہت

کبریٰ است و مذہب اربعہ مثل اسکاں اربعہ

بر مان سلم الثبوت است نزد اکابر لکن و علی

الطراطہ تقیم سلم الصعود است عند تشرعان و بالو

اہل الہود و ہوا خواہ الحبيب اللیب المصیب قالیہ

جامع لا ساس البعدۃ و اصلانہ و مطابق نمکنت

و سنۃ و بحق تاقی بالاتباع و لو کہ النادو

والعادون

(نائب صدر اہل سنت پٹنہ)

چشمہ شریعت

(۱۰۷) حق حق حق

اللہم ارنا الحق و ہدنا لربنا و ایتنا عہ جب ہو ابتدا

جلوہ مذہب ہوئی سنہ کہ میں تھا کہ انکی علت غائی

بہرہ و نقد کہ پسلی بہت میں احباب ہو تجرید

لیکن وفادار علمائے اہل سنت کے مطا

کہے تو سخت افسوس ہوا اہل مذہب کہ بہرہ

بہرہ و نقد کہ پسلی بہت میں احباب ہو تجرید

لیکن وفادار علمائے اہل سنت کے مطا

کہے تو سخت افسوس ہوا اہل مذہب کہ بہرہ

و صاحب کا ایک دل کر کے قریب دین کی گھونٹا لیا ہے  
 جسے کوئی شیاطین سے امداد مذہب حق کی چاہے  
 انکی شرکت گرا ہی اور ضلالت ہو تاو نیکہ اصلاح  
 موافق مذہب ملت ہو جائے جزاکم اللہ خیر لو ابین منشی اطر علیہ صاحب کا کوری سے فرمایا  
 اور حضرات کو حضور نے اسکے نقصان پرست کہ نہ وہ کا آئندہ میرے نزدیک دنیا ہے  
 کندہ واسطے اظہار حق کے اعلان کر دیے جہانکات جنال کیا جاتا ہے میں حاضری  
 در نہ بڑا حملہ اہل سنت پر ہوا تھا۔ اور سخت حضرت کا  
 قصد کیا تھا۔ باری شکر کہ جو کہ بعد سی بیع اکثر ملت  
 محفوظ ہو گئے اور جوابات فتاویٰ سب صحیح  
 اور درست ہیں اللہ تعالیٰ قربت عطا فرماؤ۔  
 آمین ثم آمین۔ فقیر حق العباد صاحبی حنفی ۳۳  
 ابوسراج نظام الدین احمد حنفی چشتی قادری

### فواج دہلی

(۱۸۸) جواب صحیح ہے یہی عقائد اہل سنت و  
 جماعت کا لاریب ہے (قاضی) محمد فہر الدین  
 ابن مولوی عبد الغنی صاحب محدث و منیر حضرت  
 شاہ رمضان صاحب ساکن مہم قریب دہلی۔  
 اسے سے امداد دیتا تھا۔ اول جواب کہ تجھے  
 اس طلبہ کا ناگوار نظر آیا وہ تجھے  
 خدا و تھا۔ اس رفع خدا و  
 کے لیے خلعت تحریر میں ناظم کی

(۱۸۹) سوالات متہ کے جواب صحیح اور  
 درست موافق ملت و جماعت ہیں اسوجہ سے  
 فقیر کو عجیب اتفاق ہے اور حضرت استاد

خدمت میں مجھیں اور اس کے تقاضے  
بدلائل ذہن نشین افراد متصادف تھا  
بھی اور اسے طور سے ثابت کیا مگر اگر کبیر  
تدوہ کو اس کے رافع کی جانب کو جو نہ تھی  
بلکہ رفع الرفع نصب العین  
چنانچہ ان حالات کے سائنہ کے بعد اصلاح  
کیا جانے سے قریب قریب مایوسی کے  
ہو گئی۔ میں نے اس لیے یہ جانب  
اختیار کیا کہ میں کچھ شک نہیں کہ  
تدوہ کے بہت سے اراکین اپنے  
پیشکے جنہ فتوت کیا بلکہ استیصال کا  
بہ نسبت مذہب اہل سنت  
و جماعت کا احتمال قوی ہے  
ایک ایسی جماعت میں جو علما  
کی طرف منسوب ہوئے اور خاص حالت  
دین و تعلیم علوم و پیشہ کے لیے  
قائم ہوئے لوگوں کا شریک ہونا اور اس کو  
اخراج میں مصدود سمجھا جائے بعض جماعت  
کے غرض واقعہ کو گزند بخوبی  
بلکہ عوام کے لیے جو حقیقت حال ہے  
واقعہ نہیں دہو کے میں بڑے کر دین کے

پر یا ذکر دینے کا۔ ذرا غصہ ہو گا میرے  
نزدیک جب تک اصلاح  
کامل نہ ہو شرکت تدوہ درست  
نہیں اور جوابات الزامی جو مجھے فتاویٰ اس  
میں دیے ہیں بالکل ٹھیک ہیں فقط والد  
اعلم تحقیق محمد حسین القریذی محب  
الہی ہستی اصابہ ہی کان اللہ لا  
مارہرہ مسطرہ  
(۱۱۱) لاریب ان الاقوال اللہ ویرا انفقونہ  
فی ہما لہ فتاویٰ اسے وغیرہ غیر ما و قلہا شرکاً کان  
ضلالاً ولم یکن کفراف جزیر الحب خیراً  
حرمہ الفقیر  
ابوالحسن محمد قزوی عوف یا نصاب مارہری  
(۱۱۲) جوابات فتاویٰ اسے حق و صواب و حق  
مذہب و ملت و جماعت سب کے سب عادلانہ ہوا  
محمد احمد قزوی  
عبد الرحمن  
حرمہ عبدالرحمن  
عبد احمد کان اللہ لا  
(۱۱۳) الحق اقوال اہل تدوہ برابر  
باطل و ضلال و موجب مذہب و نکال میں  
اور جوابات محب صحیح و صحیح

## کشمکش

تھامہ نامی جناب مولانا مولوی حکیم محمد عبدالقیوم صاحب قادری بنام فقیر مہتمم - زکھنہ  
 بخدمت کرمی مولوی حکیم مومن سجاد صاحب مہتمم مطیع الہنت و جماعت سلمہ اللہ تعالیٰ - بعد  
 سلام سنون گزارشن حضرات ندوہ کی جرات و مہیا کی اور فریب عوام کے لیے عیاری و  
 چالاک کی کچھ حد سے گذر گئی۔ بھرم بنانے کے لیے تحفہ خواندہ جہاں یا بزمیہ اطفال باری  
 شدہ پر جانے والو گوا کرچہ مسلم و فضل در کنار۔ تہذیب انسانیت سے بھی بے بہرہ و مجاہد  
 کھلے فاسق - فاجر - حامی و مذہب ہون۔ علمائے کرام و مشائخ عظام کی فہرست میں  
 بھرتی فرمانا۔ جاہلون کے چھلنے کو یوں علمائے گنتی بڑانا۔ نور و زاول سے بھرا گرمی  
 جرات سے چاکا پارہ اس نمبر پر پونچا یا کہ علمائے نامدار و مشائخ باوقار کے اسمائے گرامی  
 نہ صرف رنج و باغ و بلکہ باتکد وہ جان و دل سے اقوال باطلہ و عقائد زائغہ ندوہ کے مخالفت  
 اپنے موفیقین میں چھاپے جاتے ہیں کہ ناواقف لوگ تو دیکھ کر بھٹکتے کہ ایسے ایسے اکابر  
 ندوہ کی موافقت فرماتے ہیں۔ اگرچہ جب حال کھلیگا جہاں کھلیگا۔ جتنے بھینگے وہی سمجھنے  
 پائی تو اس عام بھرتی کے دام میں او بھینگے۔ فوسس ہزار فوسس یہ شان علمائے  
 دیانت و تقویٰ ہے۔ انشاء وانا الیہ راجعون۔ بریلی کی روداد میں بھرتی اول عالمی  
 حضرت مولانا مولوی شاہ محمد امین احمد صاحب سجادہ نشین بہار شریف ارکان غازی  
 میں محدود حالانکہ حضرت مدوح کی تصدیق جلیل آپ کے فتاویٰ اسبہ صفحہ ۱۴ پر موجود۔ اور  
 رسالہ مرات الندوہ مطبوعہ عظیم آباد میں تو حضرت موصوف کا وہ ندوہ شکن شہانہ طبع  
 جس کے ایک ایک مبارک حرف نے بے غفلتہ تعالیٰ ندوہ کا تہذیب مدح و مدح ہو بہو جناب  
 کلمات انصاف مولانا مولوی حافظ حکیم حاجی شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی ارکان  
 انظامی ارکان غازی دونوں شمار حالانکہ جناب موصوف کے متعدد تحریرات مطبوعہ قنوی  
 حیدر آباد۔ قنوی لفظ و دشمنیات حنفیہ فتاویٰ اسبہ سے ندوہ کی مہکاری در حضرت کی اور



جیسے بزرگی واضح ہو سکتا ہو میں مٹھوں تھا کہ والاحباب شمس العلماء مولانا مولوی محمد نعیم صاحب  
 اکھنوی و جناب مولوی شاہ محمد عبدالوہاب صاحب علمائے فرنگی محل کی اسامی گرامی بھی  
 ارکان اعزازی میں سپردِ داخل کیے گئے ہیں یہ حضرت کرام حضرت ملک العلماء صاحب العلوم  
 و حضرت نور محض مولانا نور و حضرت مولانا شاہ عبدالرزاق صاحب خدمت اسرار ہم کے  
 خلاف عظام اس مسلک باطل مذہب پر راضی نہیں تھے۔ الحمد للہ کہ وہ مگن سب ثابت ہوا۔ انھیں  
 شوال کرم سیدہ روز کیشنبہ کو فتاویٰ السنہ حضرت مولانا شمس العلماء مولوی محمد نعیم صاحب دست  
 فیومہم کو سنایا جناب مہرچ نے صاف ارشاد فرمایا کہ تمام جوابات حق و صواب ہیں مذہب کے  
 اقوال جو اس کے سوالوں میں مستعمل ہیں اصل رو دادوں سے حضرت کو ملاحظہ کرنا چاہیے  
 کیے ہر بات پر فرماتے تھے یہ جاہلانہ اقوال ہیں خدا جانے کس جاہل نے لکھے ہیں  
 عوض کی گئی کہ حضرت جہل تو یہ ہے کہ آدمی رب کے نیچے دو نقطہ کہے یہ تو کلی ضلالتیں ہیں  
 فرمایا پھر اور کیا ہے حضرت شاہ امین! محمد صاحب و حضرت سید شاہ بذل الدین صاحب و  
 جناب شمس حسین صاحب الدبادی مولوی منظور علی خان صاحب مراد آبادی کی عبارت  
 فتاویٰ السنہ و درآہ السنہ و سوح و حوت سنائی گئی حضرت ہر کلمہ پر الحمد للہ الحمد للہ فرماتے  
 تھے اپنی برادر زادہ والا مشان مولانا مولوی حافظ ابوالحسین محمد عبدالحمید صاحب کو طلب فرما کر  
 اصل نسخہ فتاویٰ السنہ دیکھیں دیا۔ اور اول چاروں حضرات مذکورہ بالا کا نام لیکر فرمایا کہ  
 ان صاحبوں نے مذہب سے مخالفت فرمائی۔ اور نیز بہت علماء نے بلاد و امصار سے فتاویٰ  
 السنہ پر مہرین فرمائیں تم اپنے یہاں کے بھی مہرین کو دو حسبِ حکم حضرت کو دبر اور زادوں اور  
 وہ بیرون نے اسے شوال کرم کو مہرین فرمائیں۔ اور خود حضرت موصوف (زینب نامی  
 حضرت عالم اہل سنت ایک عنایت نامہ تحریر کیا دیا اور فرمایا کہ اسے میری طرف سے بھیجا دو  
 اسے شوال کو جناب مولانا شاہ محمد عبدالوہاب صاحب کو یہاں بھیجا ہی رکاب سعادت عنایت  
 آج انھوں نے حضرت مولانا حافظ حاج شاہ محمد عبدالقادر صاحب بدایونی قبلہ کعبہ جانا ہوا حضرت

بعد سلام و مصافحہ پھلے لفظ جوا علی حضرت تاج الفحول سے کہہ کر یہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو  
 جلیل و بامیون کے مقابلے میں کامیابی دی یومین اس معاملے میں بھی کامیابی بخشے۔  
 پھر جلسہ لکھنؤ میں اپنی شرکت کا حال بیان فرمایا کہ مولوی محمد علی ناظم وغیرہ جبار مجھے لے گئے۔  
 ابراہیم آری نے غلط کہا۔ اس کے کلمات پر میرے کان کھڑے ہوئے کہ یہاں قوم  
 کا یہ کوئی پر مدار اسلام ٹھہرایا جاتا ہے جب اس نے روایت حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ  
 بیان کی میں نے کہا سنیجے یہاں تو رسالت بھی تشریف لے گئی۔ میں اُدٹھا اور میرے ساتھ شاہ  
 احمد صاحب و شاہ محمد حسین صاحب بھی اُدٹھے آپس میں مذودہ دوسرے روکتے گئے۔  
 مگر ہم لوگ چلے آئے پھر شام کو میرے یہاں ناظم وغیرہ دعوت میں آئے۔ ابراہیم آری و  
 شاہ عبداللہ صاحب کو اس عہد و معاہدہ کا کاغذ نکالا۔ میں نے روک دیا کہ ان باتوں کی  
 یہاں ضرورت نہیں یہاں تفریق کی بات ہونا چاہیے۔ فقط یہ تقریر خباب موصوف نے اس  
 جلسہ میں فرمائی۔ پھر شام کو جلسہ حضرت کی دعوت کی سہین حضرت سید شاہ نجم حسین صاحب صاحب  
 سرکار قادریہ بیت سجادہ نشین شاہ جہا پور بھی تشریف فرما تھے۔ اس جلسہ میں بھی جناب مولوی شاہ  
 عبدالوہاب صاحب و قباچ مذودہ و ندویان اور اسکی نئی روشنی کی برائی بیان فرماتے  
 رہے۔

دوسرے دن صبح کو مذودہ کی بعض کتابیں اور اوپر طلسمے ہینٹ کر اعتراضات حضرت کو  
 سنائے گئے۔ حضرت نے سب اعتراضات پسند کیے۔ اور فرمایا ان باتوں کا کوئی کیا جواب  
 دے سکتا ہے خواجہ غزالیہ صاحب غزلیہ لکھنوی وغیرہ ہینٹ صاحب اس وقت تشریف  
 فرماتے تھے۔ سب موافقت اور جناب شاہ صاحب موصوف کی متابعت کی شاہ صاحب نے  
 یہ بھی فرمایا کہ مذودہ کو تو تحصیل چاہیے ہم اپنے اکابر کا طریقہ کیونکر چھوڑ سکتے ہیں۔ ہم تو اس  
 کچھ کر کے فقیر ہیں۔ ہم ہی روشنی نہیں قبول کر سکتے۔ اگر ہمارے اکابر معاذ اللہ کراہی پر  
 گئے تو جہاد کا حال ہو وہی ہمیں نظر نہ آئے۔ وہ ہر طرح سے علم و عقل میں زائد تھے۔ غرض

غفر اللہ الیہ۔ خاوم العلماء والعرفاء

ابو حامد محمد عبد المجید

غفر اللہ ذنوبہ وشرعیہ بہ این

اکمل الفضل افضل الکلم

الواصل فی علی الرب سیکم

مولانا حافظ اشج ابی السجیا

محمد عبد المجید۔ قدس اللہ

سره الیکم دم عینا برہ العظیم لفریحی علی

الکفوی۱۰۔ سوال ۱۲ (برادر زادہ جناب

شمس العلماء ممدوح۔)

(۱۱) بعدور من اجاب حیث اصاب احق الصواب

بالجملہ اہل حق ظاہر کا شریک ہو تا مذہب میں خلافت ہو اور عرض مذہب یعنی ادنیٰ گمان سے

ترمیم لصاب تعلیم جو مدت سے مفید استعداد ہو رہی ہے علی سبیل التیقن بالتجربہ و اتفاق میں

اہل اسلام کی کوشش کرنا بے سود ہے۔ العاقل تکفیزہ لا اشارہ والعدا علم بالقصو

حررہ ابو الغفار محمد عبد المجید

غفر اللہ الیہ۔ ۱۰۔ سوال ۱۲

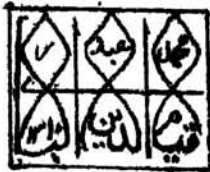
(برادر زادہ جناب شمس العلماء موصوف۔)

(۱۱) فقیر عثمانہ انت وجماعت کخلافت کرنا ناروا سمجھتا ہے اور اسکی مخالفت کہہ کر

والیکم مخالف اہل سنت وجماعت جانتا ہے۔

حررہ الفقیر محمد قیام الدین عبد الباری

عف اللہ عنہ



(۱۱۹) واقعی زندہ خالقین عقائد اہل سنیہ و جماعت کو مخالف اسلام جانتا ہے۔ اور مخالفین و متبرکین

سے جناب رکھتا ہے ہر وقت اور دن کے کھد سے

پناہ مانگتا ہے منقہ خادم اولیاء اللہ باری

محمد المصطفیٰ بعید الہما و علی الاضاری

کان اللہ لہ ابن مقبول حضرت احمد مولانا

الغولی علی محمد غفرلہ اللہ الاحد۔



نامہ نامی جناب ستم نشا العلماء مولانا مولوی محمد نعیم صاحب کھنوی

لا الہ الا اللہ علی الرب احکیم

غریب و جان فضاں و شفاں نشان مولوی احمد رضا خان دام فی اتیخار رضا الرحمن

اسلام علیکم۔ و علی من ابداکم سیما شفیقا و صدقنا محمود کل دار و دھار الحاج اشیش مولوی محمد عبد

صانہ سبحانہ عمارت شادہ فقیر حقیر ذہب کثیر کسی جلسہ ندوۃ العلماء میں حاضر نہیں ہوا۔ بلکہ ہمیشہ باخبر

حدیدہ خصوص پیری و گوشہ گیر و حواری قریبہ و جدیدہ قاصر رہا۔ اور جو اقوال و افعال و عہد

و انوار مخالف طریقہ و تہذیب معمولہ و فقوہ حضرات رفیع الدرجات جماعت اہل سنت و جماعت ہمارے

مقتدا و ادیان راہ خدا کے اول سے اپنے حق میں اور اپنی جماعت دینی کے حق میں بانگاہ

سجود و الجہاد میں لیل و نہار پناہ مانگتا ہوں اور آپ سے اور علمائے اعزہ و اعیان بھی اس بارہ میں

استیضہ عاتق دعا کرتا ہوں و فقہا اللہ و جمیع المسلمین لیا پیچیدہ و پر ضابطہ فضیلۃ المبین بحر تہذیب و تہذیب النبیین

علیہ و علی آلہ و صحبہ اجمعین بر خود و داران محمد نشا ان مجتہد الطوار ہمارا دریا و گان و نہر گان خاک۔

لے قابض اسلام خاص غیر مشرب بالفضل مراد ہی ہر حال زندہ کہ تحقیق اتحاد کامل ہو گیا۔ آردی صاحب

اور اولیٰ کے قوانین ناظم صاحب و عزیز و خیر ۲۱۱ جلد ہی فرمایا کریں ۳

سلام سنون میرا سناںد ہر چہ بر فتویٰ مثبت نمودہ اندویدہ ام مطالعہ فرما سناںد اللہ بس  
باقی ہو بس حررہ ابو الاحیاء محمد نعیم۔ جل من در ثلثہ التیم لوم الثلثاء امن شوال  
۱۲۷۱ھ من حجرہ حبیب اللہ المتعال۔

نامہ نامی جناب مولانا شاہ محمد عبد الوہاب صاحب بکھنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
حامداً و صلیاً و سلماً

مخدومی کرمی جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام فضلیہم و کرمہم۔  
یہ فقیر محمد عبد الوہاب مفتاح اللہ عنایت اللہ کے بعد گذارش کرتا ہوں کہ ایک مدت سے اس فقیر نے  
اپنے بزرگوں کی اتباع میں گوشہ نشینی اختیار کی ہے اور وہ جسے جرات فتویٰ وغیرہ کی بہنیں رکھتا ہے  
اسے قدر و عرض کرتا ہے کہ جو مضمون جناب مولانا محمد نعیم صاحب مدظلہ نے زیب قلم فرمایا ہے  
اور سیکایہ فقیر پیش ہے وہی تحریریں فقیر کی بھی تحریر تصور فرمائیے یا مٹتی بکھنوکے ایک جلسہ میں  
فقیر حاضر ہوا تھا۔ بعض وجوہ سے در میان جلسہ سے اڑھائے فقیر حلقہ آیا۔ ۱۱۔ شوال  
۱۲۷۱ھ

### پہلی بحیثیت

(۱۲۰) جواب سب صحیح ہیں۔ الحمد للہ کہ مکائد و مفاہد نہ وہ جہل خواص و عوام پر ظاہر ہو گئے۔  
اور ظہور اوس کی شغاعات کا بھلہ ترقی روز افزون ہے میں بجز جلسہ بریلی اور کسی جلسہ  
معدہ میں بوجہ شریک نہ ہوا تھا۔ بریلی کے جلسہ کی شرکت سو مجھے یہ بہت بڑا نفع ہوا کہ اول  
تحریرات و اعتراضات کی پورے طور سے نقد و تنقید ملتی ہوئی جو منجانب اہل سنت  
دنيا وقت معدہ پر ہونے لگے تھے اون کا اس شرکت سے معائنہ اور تفتیش  
ہو گیا باخود اصلاح وغیرہ کے میں نے بہت کچھ کوشش و دوا و دوشش کی مجھے مولوی  
محمّد علی صاحب دنا ظم صاحب کے کرم سابقہ سے پوری امید تھی کہ میری

مگر حکم کو خلوص سے واسطہ نہ تھا۔ اول کی  
مفسدہ پر داری اس درجہ غالب تھی  
کہ یہ مرد و صاحب اپنی تہرار و وعدہ مگر  
ایضاً میں مضروب و مجبور ہوتے۔ جس  
حکموں کی سی و حضرت دامینگر ہوئی اسی  
وقت سے میں کنارہ کش ہوں فقط  
جلیل الرحمن

(۱۳۱) الامویۃ صحیحہ کہلا۔ میں علم اول کا  
اور جلسہ دوم مکھنود و لون میں باصرار مولانا  
مظہم شریک ہوا۔ اور ہمیشہ کوشش کرتا رہا۔ کہ  
مذہب مفسدہ شریعت سے بری رہے۔

اراکین خاص باخصاص میں وہ حضرت  
غالب ہیں جو دین کو ہر باد کیا ہاتھ ہیں  
اور انہیں کی رائے ضابطہ تصور کی جاتی  
ہے۔ اور انہیں کی تجویز منظور ہوتی

ہے۔ بالآخر تیسرے جلسہ بریلی میں شریک  
ہوا۔ لیکن جو ان اصلاح مذہب رہا۔ مولانا  
داخل حضرت صدر سے بہت کچھ عرض کیا مگر  
بہر گوشت نہ ہوا۔ اراکین مذہب کی منبت  
اور میری روز بروز بڑھتی جاتی رہے اور  
مندی ہر اہل ترقی پائی ہے۔ کتب سابقہ

مذہب جو اراکین مذہب نے دھار  
مخبرین صلیحین مذہب کے جواب میں شائع  
کی ہیں اول سے بالکل یقین ہوتا ہے  
کہ مذہب کی عرض اصول و فروع شریعت و فلو  
ضرر پہونچا ہے۔ اور انہیں وہ لوگ یہ  
نفع سوچے ہیں کہ ترقی دینا مثل نصاری  
حاصل کرنے کے لیے ہی طریقہ پیچیدہ

اختیار ہو سکتا ہے۔ کہ سلام میں  
زبانی کوئی کا نام شذیت حرف شذیت کر  
مقابل باقی جہد فرمے سب سنیوں میں  
داخل حستان عقائد کچھ مضرت نہیں سیکر

مذہب سچا اسلام کتاب ہے۔ رہا  
حررہ اگر بالفعل اراکین کتب و صحیفہ  
کے ہوں لیکن فلسفہ میں

ہدایت پر بصیرت کی لیاقت و دیانت سے یقین  
انجام کار اصول اسلام کو طالب علم اور  
اور جب اصول و ضروریات اسلام کا یہ رنگ  
آتا ہے تو سینٹ و حقیقت کا کیا ذکر ہو  
تو غیر تقلید کا سنی تو یہ ہونا چاہی  
غیر روایت و بلا و خیال اور غیر فانی اہل  
حررہ۔ میں احمد علی معنی۔